رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بصورت ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن ... کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۲۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــ۵

روساء و جاگیرداران سے " " ۶ـ

عام خریداران سے " " ۴ـ

" " ششماہی ۲ـ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات
کا
فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۸ - ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۱ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس ... ص ۱-۲

(۲) پراشچت ... ص ۲ تا ۴

(۳) آریہ مسافر کی سمجھ ... ص ۴

(۴) علمت مرزا ... ص ۴ تا ۶

(۵) تاریخ اہل حدیث ... ص ۶-۷

(۶) نجد سے قرن الشیطان ... ص ۷-۸

(۷) کھلی چٹھی بنام سید فضل شاہ صاحب ... ص ۸

(۸) اسلام اور عورت ... ص ۹-۱۰

(۹) قرب الٰہی ... ص ۱۰-۱۱

(۱۰) شعائر اسلام ... ص ۱۱-۱۲

(۱۱) ملکی مطلع ... ص ۱۳-۱۴

(۱۲) متفرقات ... ص ۱۵

(۱۳) انتخاب الاخبار ... ص ۱۶

(۱۴) اشتہارات ... ص ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس

اور اُس کی تنقید

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنی تجاویز اور نصائح کی تائید میں کوئی وید منتر یا کسی دیگر مذہبی پستک کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ زمانہ کی سبق آموزی اور مسلمانوں کی ریس کا نتیجہ ہے چنانچہ آپ عنوان "اسلامی کارخانہ کے کام" کے ذیل میں اس پہلی تجویز یعنی اچھوت ذاتوں سے پرہیز چھوڑ دینے کی بابت فرماتے ہیں۔

"ہم کو اپنی آنکھیں کھول کر یہ محسوس کر لینا چاہئے کہ اسلام ایک زندہ کارخانہ ہے جو کہ ان اچھوتوں سے روز بروز بڑھایا جا رہا ہے۔ ہم ان اچھوتوں کو نفرت سے پرے کر رہے ہیں اور وہ ان کو اسلامی طاقت میں شامل کر کے ہندوؤں کے سر توڑنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ کیا ہم اب بھی اس سے سبق لیکر عقل و دانش سے کام نہ لینگے؟"

ناظرین! ڈاکٹر صاحب موصوف نے وہ کتاب صاف کھول کر رکھدی ہے جس سے انہوں نے اس اصلاح کا سبق پڑھا۔ اسلئے ہمیں اسکی بابت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ہم ہندو شاستر سے چند اقتباس لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ ڈاکٹر صاحب کی تجاویز و نصائح ہندو دھرم کی ہدایات و تعلیم کے موافق نہیں بلکہ خلاف ہیں۔ ہندو مذہب کے مقنن اعظم منوجی اپنی سمرتی میں پیدائش عالم کے باب میں فرماتے ہیں۔

اطلاع ضروری ۔ قارئین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین ہندا... کارڈ پتہ کا مرحمت فرمائیے آپ کو بلا صرف ایک ہندوستانی ممبرے کا سرمہ ڈاکٹر ... محمد خان صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

"اس تمام دنیا کے کاروبار کے چلانے کے واسطے برہمن، کھشتری، ویش، شودر چاروں ورن مثل جسم کی چار حصوں مکھ، باہو، جانگھ، اور پاؤں کے بنائے اور چاروں ورنوں کے کرم الگ الگ مقرر کئے"۔

(ادھیائے اول شلوک ۸۷ صفحہ ۱۶)

اس کے بعد برہمن، کھشتری اور ویش کے کرم (کام) ذکر کرنے کے بعد شودروں کے فرائض میں فرمایا ہے۔

"شودر کیلئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھیرایا۔ یعنی صدق دل سے ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنا"۔

(ادھیائے اول شلوک ۹۱ صفحہ ۱۷)

پھر آٹھویں باب میں فرماتے ہیں۔

"برہما نے شودر کو برہمنوں کی خدمت کے واسطے بنایا ہے۔ اسواسطے خواہ شودر خریدا ہوا یا ملازم ہو خواہ ہو اُس سے کام برابر لینا چاہئے"۔

(ادھیائے ۸ شلوک ۴۱۳)

پھر دسویں باب میں فرماتے ہیں۔

"اگر نیچ ذات یا کم لیاقت والا آدمی لالچ سے بڑی لیاقت والوں کے کام سے گذارہ کرے تو راجہ اس کی تمام دولت ضبط کرکے ملک سے باہر کر دیوے"۔

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۹۶ صفحہ ۴۰۹)

پھر اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس (دولت) ہو جانے سے وہ برہمنوں کو نقصان پہنچاتا ہے"۔

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۹ صفحہ ۴۱۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ بموجب فرمان منو جی مہاراج شودر صرف اُتم ذاتوں کی خدمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور یہ خدمت گذاری ان کا پیدائشی وصف بلکہ ان کی پیدائش کی علت غائی اور اس سے مقصود الٰہی ہی ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ شودرپن اور اچھوت ہونا اُن کیلئے کوئی عملی سزا ہے۔

دیگر یہ کہ ان بیچارے مصیبت کے ماروں کیلئے ترقی کی اجازت نہیں۔ بلکہ اگر کہیں وہ دولت جمع کر بھی لیویں تو راجہ کو حکم ہے کہ اُس سے جبراً چھین لے۔ اور اُسے جلاوطن کر دیوے (مہری بہری) کیونکہ دولتمند ہو جانے سے وہ اُتم ذاتوں کی خدمت چھوڑ دینگے۔ اور وہ اپنے پیدائشی دھرم سے گر جائینگے۔

شاید کوئی ناواقف آریہ صاحب یہ کہہ اٹھیں کہ یہ سب حوالے منوسمرتی کے ہیں، وید منتر نہیں ہیں۔ تو اُن کو معلوم ہو کہ منوسمرتی کو آریہ مت کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی معتبر مانا ہے اور حوالجات مذکورہ بالا کی رُو سے خود بھی بیچارے شودروں کو اسی حالت میں رکھا ہے۔

(ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴ صفحہ ۱۱۷ و ۱۴۴)

دیگر یہ کہ منو جی مہاراج کے برابر ویدوں کا جاننے والا کوئی دیگر شخص نہیں مانا گیا۔ چنانچہ کتاب کا دیباچہ حسب ذیل ہے۔

(۱) "منو جی بخاطر جمع بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس بڑے بڑے رشی لوگ آئے اور باہم ادب آداب کے بعد یہ بات کہی کہ۔

(۲) اے بھگوان سب ورنوں اور ورن سنکروں کا دھرم ٹھیک ٹھیک ہم سے کہئے۔ کیونکہ

(۳) اے پربھو خیال سے باہر اور لامحدود اور قدیم وید میں بیان کئے ہوئے جو بہت طرح کے کرم ہیں اُن کے اصل مطلب کے جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔

(۴) جب اُن مہاتماؤں نے اسطرح سے اُس نورانی صورت مہاتما سے پوچھا تب سری منو جی نے اُن سب مہارشیوں کی پوجا کرکے کہا کہ سنئے"۔

اور منو جی کے زمانہ کی نسبت ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی فرماتے ہیں۔

"برہما کا بیٹا وراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور ان کے سوئمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشور کو وغیرہ۔ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے جنہوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے"۔ (ستیارتھ سمولاس ۸ صفحہ ۲۹۵)

اس سے ظاہر ہے کہ منو جی مہاراج ابتدائے دنیا میں ہوئے ہیں اور ان کے برابر کوئی عالم نہیں تھا۔ پھر اُن کے بعد سب لوگ ان کی اس کتاب کے قائل اور اس کے مطابق عامل رہے اور کوئی ان کے برابر نہ جانا گیا۔ نیز اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اچھوتوں کے ساتھ ایسا سلوک ہندوؤں میں ابتدا ہی سے بحکم منو جی رائج ہے۔ چنانچہ اس کو ڈاکٹر مونجے صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"اچھوتوں کی نسبت تو نامعلوم زمانہ ہی سے ہم کو یہ سکھایا گیا ہے" الخ (ملاپ ۲ مئی)

اور چونکہ جن رشیوں نے منو جی سے ورن اور اُن کے شرعی احکام کی تفصیل پوچھی ہے انہوں نے بالتصریح ویدوں کے رُو سے دریافت کرنی چاہی ہے اور منو جی انہی کے جواب میں یہ سب کچھ فرماتے ہیں اس لئے ماننا پڑیگا کہ یہ سب کچھ ویدوں کے رو سے بیان کیا گیا ہے۔ پس ڈاکٹر مونجے صاحب کی اصلاحی تجویز ویدوں کے خلاف ہونے کے سبب ہندوؤں میں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی۔

(باقی آئندہ۔ انشاءاللہ تعالےٰ)

(میر سیالکوٹی)

پراشچت*

یعنی کفارہ

سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ

"ایشور اپنے بھگتوں کے بھی پاپ معاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹)

اور دیکھو

"تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۰)

یہ خیال تو سوامی دیانند جی کا ہے۔ اب ہم منو شاستر کے اُس باب کو مختصراً دیکھتے ہیں جسمیں بذریعہ پراشچت وغیرہ کے پاپوں اور گناہوں کے دور کرنے کی تعلیم دیگئی ہے۔ اور منو شاستر وہ معتبر کتاب ہے جسکی بہت سی جگہ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں نقل کی ہے اور اُس سے بہت سی زبردست معلومات حاصل کی ہیں۔

* پراشچت یعنی پچھتاوہ۔ حدیث میں ہے الندم توبة یعنی ندامت (شرمساری و پچھتاوہ) توبہ ہے۔ (میر سیالکوٹی)

مقدس رسول - آریوں کے زہریلے رسالہ رنگیلا رسول کا متین، معقول اور مدلل جواب قیمت ۱۰ (مفت)

ahmadimuslim.de

"اسواسطے ہمیشہ پاپ سے مکت ہونے کے واسطے پراشچت یعنی افسوس (توبہ) اور اچھے کرم کرنے چاہئیں اور جو لوگ پراشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہوتے ہیں۔" (منوشاستر ۱۱/۵۳)

"گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کا گوبر۔ ان میں سے کسی ایک کو اگنی برن (آتش رنگ) کرکے پیوے اور اُس سے مرجائے تو پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۹۰)

"برہمن ان برتوں کو کرکے چوری کے پاپ کو دور کرے۔ لیکن اگر گورو کی عورت یا والدہ سے زنا کیا ہو تو ایسے مہا پاپی کے واسطے آگے لکھا ہوا پراشچت کرنا جائز ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۳)

"مہا پاپ کے لوگ ان برتوں سے اپنے پاپ کو دور کریں اور اُپ پاپ کے لوگ برت مرقومہ ذیل سے اپنے پاپ کو دور کریں۔ (منوشاستر ۱۱/۱۰۸)

ایک دن برت کرکے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے، جو اس پر غالب ہو کر دوسرے دن تک گئو موتر سے اشنان کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۰۹)

"متذکرہ بالا پراشچت کا جو برہم ہتیا کے واسطے بتایا ہے چوتھا حصہ کشتری کے ہتیا کرنے کی حالت میں کرے۔ اور ویش کے قتل کی حالت میں آٹھواں حصہ اور شودر ہتیا کی ورشا میں سولہواں حصہ جاننا۔" (منوشاستر ۱۱/۱۲۶)

"بلی نیولا نیل کنٹھ مینڈک کتا گوہ اُلو۔ ان میں سے کسی ایک کو قتل کرکے شودر ہتیا کا پراشچت کرے یعنی اُن کی ہتیا کی برابر سمجھے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۳۱)

گھوڑے کو مار کر کپڑا دیوے اور ہاتھی کو مار کر پانچ بیل برہمن کو دیوے۔ بکرا اور بھیڑ ان میں سے کسی ایک کو مار کر ایک بیل دیوے گدھے کو مار کر ایک سال کا بچھڑا دیوے۔" منوشاستر (۱۱/۱۳۶)

"داتیج سب پاپوں کو دور کرنے میں بے طاقت ہو تو ایک ایک کے قتل میں ایک ایک برت کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۳۹)

"ہڈی رکھنے والے ہزار جانداروں اور گاڑی بھر بغیر ہڈی رکھنے والے جانداروں کے قتل میں شودر ہتیا کا پراشچت کرے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۴۱)

"دانستہ یا نادانستہ جانداروں کو مارا۔ اس پاپ کو ان برتوں کے وسیلہ سے دور کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۴۴)

"برہم کھشتری ورش اگر گاڑی میں سوار ہو کر یا پانی میں داخل ہو کر یا دن کے وقت مرد یا عورت سے جماع کریں تو معہ کپڑوں کے اشنان کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۱۷۴)

"جو عورت اپنی ذات کے مرد کے ساتھ ایک دفعہ جماع کرکے مجرم ہوئی اور اُسکا پراشچت کرکے پھر اپنی ذات والے مرد کے ساتھ جماع کرے تو وہ عورت پراجاتیہ وچاندراین کرے۔" منوشاستر (۱۱/۱۷۸)

"جس بات کا پراشچت نہ لکھا گیا ہو اُس پاپ کو دور کرنے کے واسطے پاپی کی طاقت اور حالت اور پاپ کے چھوٹے بڑے ہونے کا وچار کرکے اُسکا پراشچت تجویز کرنا چاہئے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۰۹)

"وہ وان رشی اور پتروں نے جو تدابیر انسانوں کے پاپ سے چھوٹنے کے واسطے بتائی ہیں اور جن کے ذریعہ سے انسان پاپ سے چھوٹتے ہیں ہم اُسکو بیان کرتے ہیں۔" (منوشاستر ۱۱/۲۲۷)

"پاپ کرکے سنتاپ کرے تو اُس پاپ سے چھوٹتا ہے۔ میں پھر ایسا نہ کرونگا ایسی شرط کرکے وہ پاپی پاک ہوتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۳۰)

"شنم وغیرہ ۱۹ رچا اور سب سنگر آٹھ رچا اور سہنر شرکھا جو پرش سوکت نام وکدیا حصہ مشہور ہے ان کا سولہ دفعہ اور ایک مہینہ تک جپ کرے تو والدہ کے ساتھ جماع کرنے کے پاپ سے چھوٹتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۱)

"اندرو وغیرہ ساتھ رچا کو چھ مہینہ تک جپ کرے تو سب پاپوں سے چھوٹتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۵۵)

"اگیہ دکھن سوکت سب پاپوں کو دور کرتا ہے۔" (منوشاستر ۱۱/۲۶۰)

آپ کو معلوم ہوگیا کہ منو شاستر میں بھی گناہوں اور پاپوں کے دور کرنے کی بہت سی شکلیں تحریر ہیں۔ ہندوؤں کو کیا ضرورت ہے کہ منوشاستر کے پراشچت اور سہل کے تیرتوں اور کویوں کو چھوڑ کر دیانندی پرمیشور کی اطاعت اور عبادت کریں۔ اسلئے کہ سوامی جی تو اُس قادر مطلق ہستی کو گناہ کی معافی کے اختیار ہی نہیں دیتے۔ پس جس مذہب کی تعلیم خدا کو بالکل بیکار ثابت کرے اُس میں مکتی (نجات) کا تلاش کرنا محض حماقت اور بیہودہ پن ہے اسی لئے تو مسلمانوں کو ہمارے برادران وطن خداوند عالم کا نام نہیں لینے دیتے۔ اور جگہ جگہ قریب مساجد فتنہ و فساد وقت عبادت کر دیا کرتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانہ میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

ویدک نجات پھر دیکھو ویدک دھرم نے نجات کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے۔ اول تو اس فرقہ میں نجات کا مفہوم ہی عنقا ہے۔ کوئی شخص اس دھرم میں آ کر عملی طور پر نجات پانے کا مستحق نہیں اور نہ اُسکو استحقاق حاصل ہے۔ گناہ اور سہو و نسیان عام انسانوں کے ساتھ برابر لگے ہوئے ہیں۔ ویدک دھرم میں کسی صورت سے اُن کی معافی نہیں۔ کوئی لاکھ عجز و انکساری کرے اور چلائے اور آئندہ کو گناہ کے چھوڑنے کا ارادہ مصمم کرے۔ زندگی صالح بنائے۔ مگر خدا ہے کہ اُس کا گناہ کبھی نہیں بخش سکتا جبتک کہ ہر گناہ کے بدلے کتا۔ سور۔ بندر وغیرہ کی جون میں نہ ڈال لے۔ بالفرض اگر کوئی شخص لاکھوں جونوں اور کروڑوں تکالیف و مصائب کے بعد نجات پا بھی گیا تو خدا اس پر بھی اُسکا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اپنے قرب وصال اور پریتی کا خیال کچھ نہیں کرتا۔ میعاد مقررہ کے بعد پھر کان پکڑ کر جھٹ مکتی کنڈ سے نکال دیتا ہے۔

ہم تعجب کرتے ہیں کہ آریہ لوگ مکتی مکتی کیوں پکارتے ہیں اور اپنے دھرم کی کسوجہ سے دعوت دیتے ہیں۔ کیا اس سور بندر بنائے جانے اور چند روز کسی جون میں رہکر پھر دنیا میں گرائے جانے کیلئے؟ دیکھو کوئی مذہب جھوٹا ہے یا سچا لیکن ایسا مذہب کوئی نہیں جو اپنے منہ سے ابدی جہنم کا قائل ہو۔ لیکن آریہ لوگ گویا اپنے منہ سے ابد الآباد کے جہنم کا اقرار کرتے ہیں اور تناسخ کے ابدی چکر میں دوسروں کو پھنساتے ہیں۔ اس سے

ahmadimuslim.de

گر اہوا کوئی مذہب دنیا میں نہ ہوگا۔ جس سے تمام دنیا کی امیدوں کا خون ہوجاتا ہے ؎

کبھی دل میں کبھی سینہ میں کبھی پہلو میں
چارہ گر کیا کہوں میں درد کہاں ہوتا ہے

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

آریہ مسافر (دہلی) کی سمجھ

اخبار "المحدیث" میں عرصہ سے ایک مضمون بعنوان "آریہ مسافر کی راستگوئی" شائع ہورہا ہے۔ ہم کو آریہ مسافر کے اعتراض دیکھکر بے ساختہ ہنسی آئی کہ اسی پر علم فضیلت اور قرآن دانی کا دعوے ہے مگر ساتھ ہی افسوس بھی ہوا کہ یہ موقع ہنسی کا نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کتاب جس کے احکام کے سمجھنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہو اور یہ بصیرت تزکیہ نفس اور قرب الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جس کو تقوے کہتے ہیں۔ اور اسلام نے اسی تقوے کے حاصل کرانے کیلئے ارکان اسلام فرض اور عائد کئے۔ تو یہ تقوے لالہ صاحب میں کہاں ہے جو کتاب مقدس کے علم اور حکمت کو پا سکیں اور راہ ہدایت حاصل ہو۔

مولانا رومیؒ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے جو لالہ صاحب کی سمجھ کا ایک روشن اظہار ہے۔ ہم ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے بالاختصار تحریر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ لالہ صاحب سبق حاصل کرینگے۔

"ایک عطار کی دوکان پر ایک طوطا تھا جو خوب بولتا تھا اور اکثر اشیاء کے دام بتا دیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے دکان پر ٹھٹھ لگے رہتے تھے اور دکان خوب چلتی تھی۔ طوطا کھلا رہتا تھا۔ ایک عطار کسی کام کو چلا گیا تھا دکان خالی تھی۔ طوطے پر بلی جھپٹی۔ طوطا بھاگا۔ اسمیں زیتون کے تیل کا بھرا ہوا شیشہ عطار کے بیٹھنے کی جگہ گر کر ٹوٹ گیا۔ عطار نے واپسی پر آکر یہ کیفیت دیکھی۔ طوطے کو اوپر ایک ٹنگے ہوئے بانس پر سہما ہوا بیٹھا دیکھکر سمجھا کہ اسی کی حرکت ہے غصہ میں طوطے کا سر پکڑ کر گھسیٹا اور پٹخ دیا۔ سر کے پر اکھڑ آئے اور طوطا گنجا ہوگیا۔ جسکے صدمہ سے وہ خاموش ہوگیا۔ اس کو عرصہ ہوگیا۔ ایک روز اتفاقاً دکان پر ایک قلندر آنکلا۔ اس کے سر۔ داڑھی۔ مونچھ وغیرہ کا صفایا دیکھکر طوطے کو اپنا وقت بے ساختہ یاد آگیا۔ اور بول اٹھا کہ ؎

شیشہائے زیت شاید ریختی"

ہمارے آریہ مسافر موٹی سی بات کہ "اسلام ہے کیا؟" نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ اس کوچہ سے واقف نہیں۔ اور ہو بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ جس بات کے وہ خوشہ چین ہیں اس میں یہ فلسفہ ہے کہ ایک عورت دس مختلف مردوں سے ہم صحبت ہوسکتی ہے اور اس کے شوہر کو اسے الزام دینے کا حق نہیں۔

علم النفس کے جاننے والے بتا سکتے ہیں کہ اگر اس فلسفہ کو عملی جامہ پہنایا جائے تو نہ معلوم کتنے گھر ویران اور کتنے شوہر فراق یار میں نالاں نظر آئیں۔ بھلا جن کے دماغ میں یہ بھرا ہو' جن کے قلوب تقوے سے خالی ہوں' جو جذبات کے شکار ہوں' وہ اسلام کو کیا سمجھ سکتے ہیں؟ وہ تقوے کے کرشموں کا کیا مشاہدہ کر سکتے ہیں؟ "المرء یقیس علےٰ نفسہ" انہی کے لئے ہے جن کو قربت الٰہی اور اس کا نور میسر نہیں۔ لیکن ایک ایسی قوم کے اصولوں پر۔ احکام پر اور دستور العمل پر ہنسنا جس کے جذبات احکام و اصول کے ماتحت ہوں۔ جس کو قرب الٰہی کے سوا دوسری دھن نہ ہو۔ انہی کا کام ہے جو اس نعمت سے بے بہرہ اور خالی ہوں۔ لہذا ہم مسافر کی خدمت میں عرض کرینگے کہ ؎

اگر یک قطرہ خوں داری اگر مشتے پرے داری
بیا من با تو آموزم طریق شاہبازی را

اور مسلمانوں سے کہینگے کہ جو چیز نظر کے سامنے اور عمل میں نہ ہو اس پر یونہی اعتراض۔ جرح اور بحثیں ہونگی۔ حقیقت میں یہ آریہ مسافر کا قصور نہیں ہے یہ اس کی فہم اور آپ کے ترک عمل کا قصور ہے۔ اگر آپ کتاب و سنت پر پوری قوت سے عامل ہوتے تو آج ہمارے آریہ مسافر کو اعتراض کا موقعہ تو کجا اسلام سے گریز ہی نہ ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج ہمارے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ہی قلم ہے۔ کاش کہ ان دونوں کی جگہ ایک قوت عمل ہوتی تو بیڑا پار تھا۔

خوب کہا حضرت اقبال نے ؎

بہر زخے کہ این کالا بگیری سود مند افتد
بزور بازوئے حیدر بدہ ادراک رازی را

کاش مسلمان اس شعر کو سمجھیں اور بجائے قلم کی زور آوری کے عملی طور پر اسلام کو پیش کریں۔ اور اغیار کو دکھا دیں کہ اسلام اس کو کہتے ہیں۔

لہذا کون کون ہے جو کتاب و سنت کو درست کما حقہا اپنا دستور العمل بنانے کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتا ہے۔ میدان میں آئے تاکہ فرمانبرداران خدا و رسول اللہ صلعم کی ایک جماعت تیار ہوکر تبلیغ و اشاعت کا کام عملاً سنبھالے۔ وہ حضرات جن کو دنیا یا دنیا کا سامان اللہ اور اسکے رسول صلعم اور تبلیغ اسلام سے زیادہ عزیز ہے۔ یا ان کے رشتے ناتے اس کام میں حارج ہیں اور بمقابلہ اللہ و رسول اللہ صلعم ان کی بات وقیع ہے وہ اس کوچہ میں قدم رکھنے کی کوشش نہ فرمائیں۔ میں منتظر جواب ہوں اگرچہ میں نے تن تنہا دہلی میں کام شروع کردیا ہے لیکن اگر مجھ کو ساتھی مل گئے تو شوال٭ سے باقاعدہ کام شروع ہوجائیگا۔ اجیبوا داعی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

(قادیانی مشن)

طمث مرزا

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے نام نامی سے واقف ہونگے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کتنے کچھ دعاوی و الہامات شائع فرمائے ہیں۔ میں آپ کی توجہ اسوقت مندرجہ ذیل الہام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

"منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا

یریدون ان یروا طمثك واللّٰہ یرید
ان یریك انعامه - الانعامات المتواترة
انت منی بمنزلة اولادی واللّٰہ ولیك
وربك فقلنا یا نار کونی بردًا ان اللّٰہ

٭ بوجہ کثرت مضامین مضمون ہذا وقت پر شائع نہ ہوسکا۔ ادا...

ahmadimuslim.de

مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ۔

(ترجمہ) یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلائے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے۔ یعنی گو بچوں کا گوشت پوست خون حیض ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر خون حیض کی طرح وہ ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خون حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے اب اس پاک لڑکے میں خون حیض کی تلاش کرنا حمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام ذکی بن گیا۔ اور اسکے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے"۔

(اربعین ۴ حاشیہ صفحہ ۲۳ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس امرتسر مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء)

سب سے اول آپ ترجمہ کی طرف غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا عربی عبارت (الہام) کا یہ ترجمہ ہے یا اضافہ۔ کیا ترجمہ اور اضافہ میں ذرہ فرق نہیں ہوتا؟ یہ کسقدر غضب ہے کہ اس بے تکے اضافہ کو ترجمہ قرار دیکر تبحر علمی کا انکشاف فرمایا ہے۔ نیز وہ کون سے اردو الفاظ ہیں کہ جن سے فقلنا یا نار کونی بردًا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ کا ترجمہ نکلتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا یہ مکمل ترجمہ ہے؟

مرزا صاحب حائضہ ہونے کے بعد اپنے حاملہ ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔

"استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷)

بارے شکر ہے کہ یہ بات عملی صورت میں بھی ظہور پذیر ہوئی کہ حیض امیدواری (حمل) کی ظاہرہ علامت ہے۔ اہا! وہ وقت بھی نزدیک آتا ہے کہ وضع حمل جلوہ گر ہو کہ مرزا صاحب کی معجز نمائی اور اعلے درجہ کا نشان صداقت مسیحائی ظاہر ہو۔ ایلو! وہ آگیا۔ بصورت الہام ارشاد ہے۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا۔ میرے (خدا کے) ہاتھ سے پیدا ہوا"۔ (جل جلالہ)

مجھے ان الفاظ سے سخت حیرانی ہوتی ہے۔ جو فرمایا ہے کہ "اس لئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے"۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ جس کو حیض آئے اس سے بچہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ حائض ہی اپنے حیض کا بچہ بن جائے۔ ناظرین الہام مرزا صاحب میں پھر غور فرمائیں۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے"۔

کیسی اُلٹی منطق ہے کہ بچہ تو بنا پاک تغیرات کے خون سے جو بصورت طمث بطن مرزا صاحب میں تھا۔ جبکو ہماری آنکھیں اس نونہال خوشگوار اور نوپید ہونہار کی دید کو ترس رہی تھیں کہ اب بطن مرزا صاحب سے جلوہ گر ہوا چاہتا ہے۔ مگر آہ! ہماری امنگیں کرکری اور تمام خوشیاں مبدل بہ یاس ہو گئیں کہ جب ملہم مرزا صاحب خلاف فطرت انہی کی ذات کو وہ موعود لڑکا متصور کراتا ہے کہ یہی غلام ذکی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب سے لڑکے کا پیدا ہونا ایک اسکی ان متواتر نعمتوں میں سے ایک نعمت عطیہ تھی۔ اور مرزا صاحب ہی کو بمنزلہ اولاد متصور کرانا کوئی نعمت نہیں۔

مرزائی دوستو! الیس منکم رجل رشید۔ کیا کوئی تم میں دانا شخص نہیں ہے۔ کہ جو اس فلسفہ کو سمجھائے کہ ہاں حائض کے حیض سے ہی بچہ پیدا نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ خود اپنے طمث سے بھی اُسکا بچہ ہو جانا صحیح ہے۔ اس کو بجز مرزائی امت کے شاید کوئی مانے۔

آہ! جب از روئے قرآن وحدیث ان کو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ تو بڑے طنز کرتے اور فضول تمسخر اُڑاتے ہیں۔ کہ یہ ناممکن ہے ہو نہیں سکتا۔ حالانکہ خدائے عزیز وحکیم نے ان کی زبان سے بھی نکلوا دیا ہے کہ

"مسئلہ حیات مسیح تو خدا کے فضل سے ایسا صاف ہو گیا ہے کہ اس پر کچھ لکھنے اور کہنے کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ مگر بعض ناواقف اپنی نادانی کی وجہ سے اب بھی بعض دفعہ اس مسئلہ پر گفتگو شروع کر دیتے ہیں"۔ (ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱ بابت اکتوبر سنہ ۲۲ء)

مگر پھر بھی نادانی سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور یہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ سیجنا دہیدنا۔ یہ کیا اُلٹی گنگا بہ رہی ہے کہ وہ خوبصورت لڑکا جو بطن آنجناب سے ظہور ہونا موعود ہے۔ کہاں غتربود اور نیست ونابود ہو گیا؟ اور اس کی بجائے خود بدولت کیسے بمنزلہ اولاد ہو کر لڑکے بن گئے؟ یہ کیا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر ہماری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا؟

اور انکا بمنزلہ خدا کی اولاد ہونا شاید آیہ شریفہ ولم یتخذ ولدا (پ ۱۵)، کے ماتحت ہو۔ اور اسکے یہی معنے ہوں۔ حیرانی ہے کہ مرزائی دوست عیسائیوں کے سامنے کس طرح کھڑے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ بھی ابنیت مسیح کے قائل بفحوائے "وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ونحن ابناء اللہ واحباءہ" اور مرزائی امت اپنے مسیح مرزا صاحب کی ابنیت کے دلدادہ۔ بموجب "انت منی بمنزلۃ ولدی"۔ (الاستفتاء صفحہ ۸۲) اسمع ولدی۔

اور عیسائی اپنے مسیح کو حمل وحیض وغیرہ سے ملوث نہیں کرتے۔ اس کا سہرا مرزائی امت کے ہی سر ہے۔ خدا جانے یہ کس نبی کا معجزہ ہے۔

مرزا صاحب اپنے منہاج نبوت پر ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔ کہ

"میں ہر روز اس بات کیلئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ چاہے"۔ (اربعین ۳ صفحہ ۱۲)

اسی لئے از روئے منہاج نبوت ہی دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ معجزہ (طمث وحمل) آنجناب سے پہلے کس نبی سے صادر ہوا ہے اور کس کو ایسا الہام ہوا ہے؟ جو آپ کی سچائی نبوت کی دلیل ٹھیر سکے۔

مرزائی امت خواہ مرزا صاحب کی روح سے بھی مدد لیکر یہ بات ثابت کرنا چاہے کہ فلاں نبی کو ایسا الہام

نکات مرزا - معارف ونکات مرزائیہ اور عجائبات کا نہایت عجیب مجموعہ قیمت ۵/ (منیجر)

ہوا ہے۔ یا اُن کو بھی حمل وحیض وغیرہ معاذ اللہ آیا ہے۔ تب بھی ہرگز نہیں دکھلا سکینگے۔ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا۔ کیا قرآن وحدیث کے الفاظ سے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ ہاں ایک مرد کو حیض وحمل ہو سکتا ہے۔ یا ہوا ہے۔ کوئی نہیں ہرگز نہیں۔ یہ جام طمث مرزا صاحب کے ہی حصہ بخرے میں آیا ہے۔ شاید اسلئے کہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مرزا صاحب محض مرد ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہیں۔ جس کو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ اسی کی تائید میں ایک اور الہام ہے۔

"یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة۔"

(اربعین ۲ ص ۶)

"یعنی اے مریم! تو اور زوج باغ میں رہو۔[۱]"

یہاں مریم (جو اسم معرفہ مؤنث ہے اس) سے مراد مرزا صاحب ہیں مگر زوج مرزا سے نیاز حاصل نہیں ہوا۔ کہ کون ہے۔ اگر کہا جائے کہ ان کی بیوی مراد ہے تو یہ بھی عجیب تر ہے۔ کہ مریم اور اُسکی بیوی یا نصرت جہاں بیگم اور اسکی بیوی۔

ناظرین! یہ ہے الہامات مرزا کا اک نمونہ کہ پہلے مرزا جی کو حیض آتا ہے۔ پھر حمل قرار پاتا ہے۔ پھر وضع حمل چونکہ ایک کٹھن امر ہے ایسی تکلیف شاقہ کی کون برداشت کرے۔ اسکی بجائے خود بدولت طمث مآب ہی خوبصورت لڑکا اور غلام ذکی بنکر خدا کے اور اپنے درمیان پدری شاہت قائم کرلی جاتی ہے۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد"۔ اصل بات یہ ہے کہ مذکورہ الہام محض ایک فضول ڈھکوسلا اور شیطانی کلام ہے۔ آہ! ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئی۔ الآیہ (پ ۷ ع ۱۷)

کیا ایک خلاف عقل ونقل اور لاطائل کلام بھی وحی اور الہام ربانی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے؟

تمہیں تقصیر اُس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ذرہ مرزائیو! انصاف سے کہیو خدا لگتی

(میاں جی غلام رسول راہونوی خریدار ۶۴۷۵)

[۱] شاید یہ الہام ایام طاعون کا ہے۔ کیونکہ بطور حفظ صحت باغ کی رہائش ٹھیک ہے۔ ۱۲ منہ

تہافوات مرزا - [illegible] مرزا قادیانی کی تردید [illegible]

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴۳) اسی طرح آپ نے ایک فرمان ضحاک بن سفیانؓ صحابی[۱] کی طرف لکھوایا۔ جسمیں مقتول کی دیت میں سے اُسکی بیوہ کو حق وراثت ملنے کا حکم مذکور تھا۔ اس کا ذکر بھی امام دار الہجرۃ امام مالکؒ نے مؤطا میں اور امام شافعیؒ نے کتاب لام میں کیا ہے[۲]۔

تیسری قسم کی تحریروں کی اندرون وبیرون عرب کے سرداروں اور بادشاہوں کو **دعوۃ اسلام** کے خطوط لکھنے کی مثال یہ ہے کہ آپ نے مقوقس شاہ اسکندریہ کو جو ایک عیسائی بادشاہ تھا یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط۔ سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوك بدعایۃ الاسلام۔ اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ یؤتك اللہ اجرك مرتین۔ فان تولیت فان علیك اثم اھل القبط۔ ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

(زاد المعاد مطبوعہ کانپور جلد اول ص ۵۱۹)

"خدائے رحمن ورحیم کے نام سے (شروع) محمد خدا کے بندے اور اُسکے رسول کی طرف سے مقوقس شاہ قبط کی طرف۔ اُس شخص پر جو ہدایت (الٰہی) کی پیروی کرے سلام ہو۔ بعد اس کے (معلوم ہو) کہ میں تم کو اسلام کی دعوت سے (خدا کی طرف) بلاتا ہوں۔ اسلام لے آؤ۔ تو بچ جاؤ گے اور خدائے تعالےٰ تم کو دُہرا اجر دیگا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو قوم قبط کا گناہ تمہارے ذمہ ہوگا

[۱] ضحاک بن سفیان صحابیؓ کے ترجمہ میں حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا وروی سعید بن المسیب عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان یورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیت زوجھا۔ (اصابہ جلد ۳ ص ۵۳۶ قسم اول مطبوعہ کلکتہ) ۱۲ منہ

[۲] کتاب الام للامام الشافعی جلد ۶ ص ۷۷ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ منہ

اور اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنائیں۔ اور ہم ایک دوسرے کو اپنا مالک وپروردگار نہ بنائیں۔ پس اگر (یہ اہل کتاب اس بات سے) روگردانی کریں۔ تو (اے مسلمانو!) تم کہو کہ (اے اہل کتاب!) تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان (خدا کے فرمانبردار) ہیں۔"

ہم نے اس قسم کے سب خطوط کا ذکر اپنی کتاب "**تاریخ نبوی**" میں کسی قدر تفصیل سے کر دیا ہے۔ اس مقام پر خاص اس خط (شاہ اسکندریہ والے) کو اس لئے منتخب کیا ہے کہ زمانہ حال کے انکشافات میں سے ایک نہایت متبرک وقابل قدر انکشاف یہ ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامہ عنبر شمامہ باصلہ افریقہ کے عیسائیوں کے ایک گرجا سے دستیاب ہوا ہے۔ وہاں سے سابق خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان غازی مرحوم کے پاس بصد ادب وتکریم بطور تبرک استنبول میں پہنچایا گیا۔ جنہوں نے اس کے فوٹو چھپوا کر دنیا کے ہر قُطر میں اسکی اشاعت کر دی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ اس ذرہ بیمقدار گنا ہگار سیاہکار کو بھی یہ تحفہ شاہوار وگوہر آبدار نصیب ہوا۔

محدثین (رحمہم اللہ) نے اپنے حافظہ خداداد سے اس کے الفاظ کی جو روایت کی ہے اور ہم نے اسکی عبارت اوپر نقل کر دی ہے۔ اُس میں اور اس فوٹو کے الفاظ میں کوئی قابل لحاظ فرق نہیں ہے کیونکہ دونوں کے الفاظ برابر ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس مکتوب عکسی کا رسم الخط قدیم ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں عربوں میں مروج تھی اور جس رسم الخط میں ہم لکھتے پڑھتے ہیں وہ بعد کے زمانوں میں بہت دفعہ کی اصلاح کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اسی لئے اسکو خط **نسخ** کہتے ہیں۔

اس مکتوب عکسی کے الفاظ میں اور محدثین کے محفوظ الفاظ میں صرف یہ فرق ہے کہ محدثین کی روایت میں "ادعوك بدعایۃ الاسلام" ہے اور ایک روایت میں "بداعیۃ الاسلام" بھی ہے۔ اور اس مکتوب

ahmadimuslim.de

شریف میں "ادعوك بدعوة الاسلام" ہے۔

عربی زبان کا تھوڑا سا علم صرف جاننے والے اصحاب بھی جانتے ہیں کہ دعا یدعو کا مصدر کئی طرح پر آتا ہے دُعاءٌ - دعویٰ - دَعْوَةٌ - اور دِعَايَةٌ اور داعِيَةٌ سب مصدر ہیں۔ چنانچہ "مجمع البحار" میں لفظ دعا کے ضمن میں اسی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

ادعوك بدعاية الاسلام ای بدعوته وهی كلمة الشهادة التی یدعی الیها اهل الملل الكافرة وروی بداعية مصدر كالعافية۔

اور اس سے پہلے فرماتے ہیں۔

الدعوی الادعاء فما كان دعوٰهم والدعاء واخر دعوٰهم وله دعوة الحق۔

(باقی باقی)

نجد سے قرن الشیطان

بازگو از نجد و از یاران نجد

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ٣٠ اپریل)

چونکہ یہ رسم بد یعنی سورج کی پرستش اس زمانہ میں ہندوستان ہی میں تھی اور ہے بھی۔ اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ملک میں سورج پرست لوگ رہتے ہیں اور جس طرف سے سورج نکلتا ہے (یعنی ج بدل یطلع - فتح) وہاں بہت فتنہ اور فساد ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آنحضور نے اس ملک میں آکر اس فتنۂ شرک اور عبادت لغیر اللہ کو مٹانے والی اور کفار سے جہاد کرنے والی جماعت کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ فرمایا۔

عصابتان من امتی احرزهما اللہ من النار عصابة تغزو الهند وعصابة مع عیسی ابن مریم۔

(نسائی مسند احمد وغیرہ)

"یعنی دو ایسی جماعتیں میری امت سے ہونگی جن کو اللہ تعالیٰ آگ جہنم سے بچائے رکھیگا۔ ایک تو وہ جماعت جو ہندوستان میں غزا کرکے (اعلائے کلمۃ الحق) کریگی۔ اور دوسرے وہ لوگ جو عیسیٰ بن مریم کے ہمراہ ہونگے"۔

اللهم ارزقنا رفاقته واجرنا من خزی الدنیا وعذاب یوم القیمة۔

ہمارے اخگر صاحب الفاظ "من" اور "منها" سے بہت گھبرائے۔ لیکن اس میں اُن کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ آپ نے صرف یہی ایک حدیث کہیں سے سنی یا پوچھ لی ہوگی جو "الفقیہ" میں لکھدی۔ کاش وہ دوسری احادیث جو اسی باب کے ضمن میں ہیں۔ اُن کے الفاظ پر بھی نظر ڈال لیتے۔ جہاں الفاظ "من حیث" لکن مشك هل قال بها او "منها" یعنی ج بدل یطلع" موجود ہیں (فتح الباری پ ٢٩ صفحہ ٤٣٣) تو اس قدر نسٹ پٹاتے۔ اور اُن کا یہ اضطراب (جسکے اثر سے بچارے العراق کو العاق لکھ رہے ہیں) نہ رہتا۔

تو اب اس کا مطلب اگر

"شیطان کا سینگ بھی اسی طرف (مشرق) سے چڑھتا ہے۔ (اہلحدیث ٢٣ - اکتوبر ١٩٢٥ء)

لکھدیا تو کونسا جرم کیا۔ کیونکہ اکثر شارحین حدیث نے یہی مراد لی ہے کہ مطلب سورج ہے اور سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ اسلئے آنحضور کا مطلب یہ تھا کہ اسطرف فتنے اور فساد ہیں۔ اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کی بستی اسی طرف ہے۔ اس سے یہ مطلب نہ لینا چاہئے کہ آنحضور نے سورج کو حقیقتاً قرن الشیطان فرمایا بلکہ اسکا مطلب گذشتہ تصریحات سے واضح ہے کہ چونکہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان اپنے سینگ اس سے ملا دیتا ہے تاکہ آفتاب کی پرستش کرنے میں لوگ اسکی پرستش کریں۔ لہذا استعارۃً ارشاد ہے۔

اخبار الفقیہ میں اخگر صاحب نے ملک عرب کا ایک نقشہ دیکر اُسپر خطوط لگا کر اس بات کے ثبوت کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے عین مشرق میں واقع ہے۔ لیکن اس معاملہ میں بھی صاحب موصوف نے علم جغرافیہ سے بالکل کورا پن اور جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر اس پر جرأت یہ کہ جغرافیہ دانوں کو چیلنج دیتے ہیں ؎

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

جو لوگ علم جغرافیہ جانتے ہیں اور اس علم کی تمام شاخوں کے مطالعہ کا ذوق سلیم رکھتے ہیں ان پر یہ بات روشن ہے کہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً خط سرطان سے قدرے اوپر اور ٢٣½ اور ٣٠ ڈگری خطوط عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ اور ٹھیک اسکے شمال میں نجد ہے۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر (٦٧) صفحہ ١٠٤ ہماری Our World A Human (ہماری نئی دنیا) Geography (ہیومن جغرافیہ۔ جسمیں نئے اور خاص خاص کوشش سے مرتب کئے ہوئے نقشے بھی موجود ہیں۔ اور جو حال ہی میں ١٩٢٥ء کے اندر گلاسکو شہر میں چھپا ہے۔ اور جس کے مصنف ایک فاضل مسٹر کیمرون رلیسن ہیں۔ اسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے شمال میں واقع ہے۔

اور ساتھ ہی یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ نجد کے بہت سے حصے ہیں۔ اور نجد سے مراد وہ شمالی سطحات مرتفع ہیں جو صحرائے شام تک چلے گئے ہیں اور عام شارحین حدیث نے بھی اسکی تشریح کردی ہے۔ چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح میں فرماتے ہیں۔

اما نجد فهو كل مكان مرتفع وهو اسم لعشرة مواضع والذی اوهنا اعلاها تهامة والیمن واسفلها الشام والعراق۔ (اخگر صاحب اسکے معنے اچھی طرح کسی سے سمجھ لیں) یعنی لفظ نجد کے لغوی معنے "بلند جگہ" ہے سطح مرتفع - اور لفظ نجد کا اطلاق اصطلاحاً دس جگہوں پر ہوتا ہے۔ یعنی نجد دس ہیں جسمیں عراق وغیرہ بھی شامل ہے۔ اب فرمایئے اخگر صاحب! آپ نے ریاض کو کیوں مخصوص کرلیا؟ ہائے تعصب تیرا ستیاناس!۔

ہاں یاد آگیا۔ مدینہ منورہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ٢٣½ اور ٣٠ خطوط عرض بلد کے درمیان واقع ہے اور اسکے نیچے سے خط سرطان عین مشرق میں کراچی سے ہوتا ہوا ہندوستان میں سے گذرتا ہے۔ اور اتفاق دیکھو کہ ہندوستان میں بریلی (جہاں آجکل کفر کی مشین ہے) بھی ٹھیک ٢٣½ اور ٣٠ خطوط عرض بلد کے درمیان میں ہے۔ یعنی مدینہ منورہ سے ٹھیک مشرق میں یہ شہر واقع ہے۔ تو کیا تعجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "مشرق" سے مراد یہی بریلی مراد ہو۔ امید ہے کہ اخگر صاحب اس حقیقت کو کلیجہ تھام کر تسلیم

ahmadimuslim.de

کرینگے - ورنہ وہی ارشاد فرمائیں کہ بریلی کو ہم کیوں عین مشرق مدینہ اور " الا ان الفتنۃ ھہنا " کا حقیقی مورد کیوں نہ سمجھیں جہاں بیشمار فتنوں کی ایجاد ہوئی۔ جہاں اسلام کی اصلی صورت کو مسخ کر دیا گیا جس جگہ حقیقی اسلام کو محض گیارہویں، چہلم، ندا غیر اللہ، اور امۃ مرحومہ کی تکفیر میں محدود کر رکھا ہو۔ جہاں اسلام کے منور چہرہ کو مسخ کرنے والے مجدد پیدا ہوں اور جہاں کے مفتی اپنی شرذمۂ قلیلہ کے سوا تمام کلمہ گوؤں کو۔ ہاں اصحاب قبلہ کو۔ ہاں ہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کو۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کو۔ خدام دین کو کافر و ملحد اور لعنتی سمجھتے ہوں۔ اور جہاں پر حقیقی مسلم و مؤمن اور مجاہد کی مخالفت اور تکفیر ہو۔ کیا یہ فتنہ کم ہے؟ کہ جب امت مرحومہ کا شیرازہ پہلے ہی منتشر ہو رہا ہو۔ اسلام کی حالت کمزور ہو۔ اور شاطر و عیار دشمن گھات میں ہوں۔ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم - اور مسلمانوں پر چاروں طرف سے اقوام عالم کا حریفانہ ہجوم ہو۔ کفار اس کوشش میں ہوں کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والی ہستیاں سطح ارضی پر سے معدوم ہو جائیں۔ تو اس حالت میں یہ بریلوی، لکھنوی، جماعتی، دیداری، جو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ مسلمانوں میں آتش فتنہ مشتعل کریں، تفریق و تشتیت کا سبق دیں، نفاق و عداوت کا بیج بوئیں۔ اعتصام بحبل اللہ سے منحرف ہوں۔ اور اعدائے اسلام کو خالص اسلامی معاملات میں دخیل ہونے کی دعوت دیں۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت۔ اور مجاہدین اور خادمان اسلام کو کافر کہکر خارج از اسلام سمجھیں۔ اور پھر دعوے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور مجدد۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولٰئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمٰی ابصارھم۔

اندریں حالات کون عقلمند ہے جو بریلی کو خصوصاً اور ہندوستان کو عموماً مشرق فتن نہ خیال فرمائے۔ یہی ہندوستان ہے جہاں ایسی ہستیاں اٹھیں جنہوں نے مہدویت اور نبوت کا دعوے کرتے ہوئے اپنی دجالیت اور کذب کا ثبوت دیا۔ اور ہندوستان میں وہ فتنہ اور کہرام بپا کیا کہ الاماں۔ آجتک یہ دروازہ ایسا کھلا کہ آجکل چپہ چپہ پر جھوٹے مسیح اور دجالین کذابین کا پنجاب و ہند گویا سٹور (ذخیرہ) ہو رہا ہے ؎

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تغیر فی القرانہ

نقشہ عرب ٹھیک اور درست ہمراہ دیا جاتا ہے

ناظرین اسے ملاحظہ فرمائیں اور اخگر صاحب کے تبحر علمی کی الٹی گنگا بہتی ہوئی دیکھکر اسکی داد دیں کہ کسقدر ابلہ فریبی اور علمی کم مائیگی کا ثبوت دیا ہے۔

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا واھدنا الصراط المستقیم۔ وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الضالین واھدھم ھدایۃ المتقین۔ آمین۔

(عبد الرحمٰن)

کھلی چٹھی

بنام سید فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلالپور ضلع جہلم

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہو کہ ہمارے گاؤں سے ایک دوست حسن اتفاق سے جلالپور میں شاہ صاحب کے پاس پہنچا اور مفصلہ ذیل مسائل دریافت کئے۔

(۱) کیا کسی پیر کی بیعت کرنا ارکان اسلام سے ہے؟

(۲) کیا پیر کی قدمبوسی کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟

(۳) نماز تراویح کتنی رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟

(۴) اہلحدیث کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہ؟

(۵) کیا تقلید شخصی فرض ہے یا واجب یا سنت؟

ان سوالات کو قرآن و حدیث سے مدلل طور پر بیان فرما کر اجر خداوند کریم سے حاصل کریں۔

شاہ صاحب نے جو جواب دئے ذیل میں درج ہیں

(الف) پیر کی بیعت کرنا فرض ہے جسکا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے یعنی حضرت موسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو جا کر اپنا پیر پکڑیں۔

(ب) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کرتے تھے جو کتب حدیث میں موجود ہے۔ اور قرآن مجید میں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ملاحظہ کریں۔

(ج) تراویح کی نماز بیس رکعت صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ سوائے چند لامذہبوں کے سب اسکے قائل ہیں۔

(د) اہل حدیث کی اقتدا کا اسی پر قیاس کر لیں کہ امام صاحب کا فتوے ہے کہ اگر کسی گاؤں میں نصف آبادی اہلحدیثوں کی ہو اور نصف سکھوں کی ہو تو نووارد مسافر کو اگر رات گذارنی ہو تو سکھوں کے گھر رات گذارے اہلحدیثوں کے گھر نہ رہے۔ کیونکہ انکے گھر میں رہنے سے

(ہ) تقلید شخصی کے فرض ہونے پر کسی کو شک نہیں قرآن و حدیث میں کئی جگہ پر صاف صاف مذکور ہے۔ لامذہبوں کے انکار سے سروکار نہیں۔

یہ ہیں شاہ صاحب کے جوابات۔ اب شاہ صاحب کی خدمت میں بڑے ادب سے گذارش ہے کہ آپ مہربانی فرما کر ان مسائل کو مدلل طور پر قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ اور گول مول کہہ دینے سے کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوا کرتی۔ قصہ حضرت موسٰے و حضرت خضر کا بیعت پیر پر چسپاں کرنا مع حوالہ تفسیرات و حدیث مفصل بیان فرمائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کا کرنا کونسی حدیث کی کتاب میں آیا ہے؟ نماز تراویح کی بیس رکعت پر اجماع ہونا اور خود آنحضور کا پڑھنا صحیح حدیث سے مع حوالہ تحریر کریں؟ اہلحدیث کی اقتدا کا جو عقدہ آپ نے حل فرمایا ہے۔ بحوالہ کتب معتبرہ اظہار فرما کر پبلک پر روشن کریں۔ تقلید شخصی کے مسئلہ پر قرآن و حدیث سے بیان فرما کر سائل کی تسلی کریں۔

جناب شاہ صاحب! ان مذکورہ بالا مسائل کو اگر آپ قرآن و حدیث سے ثابت کر دیویں۔ تو فی سوال حل کردہ بدلائل قطعیہ بیس بیس روپیہ انعام حاصل کریں۔ اگر آپ میں کچھ علمی جوہر ہے تو کسی اخبار کے پرچہ میں ان سوالات کو وضاحت سے بیان فرما کر مخلوق خدا کو عموماً اور مجھ مسکین کو خصوصاً مشکوری کا موقع بخشیں۔

لیکن یاد رہے کہ عالمانہ طرز پر مسائل کو مدلل طور پر اندراج کرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیروں والی بیچ گتل مار کر طالب علموں کو ہنسنے کا موقع دیویں۔ مگر قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کیطرح قرآن سے دلائل پیش کرینگے۔ وہ بھی بحوالہ قرآن کہا

ahmadiyyamuslim.de

اسلام اور عورت

حدیث :- "تم اپنی عورتوں کو نیکی کی نصیحت کرو نیک باتیں اور دین کے مسئلے سکھاؤ کیونکہ وہ عورتیں تمہاری تابعدار اُن کے ناموس تمہارے ہاتھ ہیں۔ تم اُن کا نان نفقہ زیادہ کرو گے تو حق تعالےٰ تمہارا رزق اور عمر زیادہ کریگا جیسا سلوک تم اُن کے ساتھ کرو گے خدا تمہارے کریگا۔ اور تب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جناب باری میں اپنی بی بی سارہ کی بدخلقی کا گلہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے وحی وحی بھیجی۔ اے میرے خلیل سارہ کو میں نے بائیں طرف کی ٹیڑی پسلی سے پیدا کیا ہے جیسے سب عورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر تو اُسکو سیدھی کریگا تو سیدھی نہ ہوگی بلکہ ٹوٹ جائیگی اور تو صبر کر۔"

حدیث :- "جو شخص عورت کی بدخلقی پر صبر کریگا اُس کو حضرت ایوب کی برابر اجر و ثواب ملیگا۔"

حدیث :- "مرد کو واجب ہے کہ اپنی جورو باندی غلام کو علم سکھائے اور دین کے مسئلے سُنائے اور اگر اُسکو علم نہ ہو تو سیکھ کر سکھائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اُسکو حکم دے جہاں خدا و رسول کا ذکر۔ دین کے مسئلے سکھائے جاتے ہوں جاکر سیکھے۔ مردوں کو چاہئے کہ علم سیکھنے سے عورتوں کو نہ روکیں۔ عورت کے مرد پر پانچ حق ہیں۔ اوّل عورت سے پردہ میں خدمت لے۔ دوسرے نماز روزہ کے احکام سکھائے۔ تیسرے اُس کو رزق حلال کھلائے جو گوشت حرام کے مال سے موٹا ہوگا وہ دوزخ میں گلیگا۔ چوتھے عورت پر کسی قسم کا ظلم و زیادتی نہ کرے کیونکہ عورت مرد کے پاس امانت ہے۔ پانچویں اگر عورت زیادتی و زبان درازی کرے تو مرد صبر کرے۔ اور غصہ میں آکر منہ سے کچھ کہہ نہ بیٹھے۔ مرد کے صبر سے عورت شرمندہ ہو کر خود بدخوئی نہ کریگی۔"

ایک شخص اپنی عورت کا گلہ لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر پہنچا۔ دیکھا کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ سے زبان درازی کرتی تھیں۔ یہ خیال کر کے کہ یہ خود اس بلا میں گرفتار ہیں دروازہ سے لوٹا حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا تو اُسکو بلایا اور سبب پوچھا۔ تو اُس نے کہا کہ میں اپنی جورو کا گلہ لیکر آیا تھا جب آپ کو بھی اس بلا میں گرفتار دیکھا تو لوٹ گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میری بی بی کے مجھ پر بہت حق ہیں اس وجہ سے میں نے اُس کو معاف کیا۔ اوّل وہ میرے اور دوزخ کے درمیان آڑ ہے کہ حرام سے مخلوط نہ ہوں۔ دوسرے وہ میری نگہبان ہے جب میں کہیں جاتا ہوں تو میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ تیسرے وہ میری دھوبن ہے جب میں نہاتا ہوں وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھے میرے بچہ کی دائی ہے کس محنت سے پرہیز کر کے دودھ پلاتی ہے۔ پانچویں میری بھٹیاری ہے پکانے میں کسی وقت سُستی نہیں کرتی۔

یہ سُنکر اُس نے کہا کہ میری عورت کے حقوق بھی مجھ پر ایسے ہی ہیں۔ میں نے بھی معاف کیا۔

اور یہ بھی شرعی تعلیم ہے کہ عورت اپنے آپ کو خوب پاک و صاف رکھا کرے تاکہ خاوند کی رغبت زیادہ ہو۔ اور جس مرد نے اپنی فرمانبردار عورت کو گالی دی گویا اُس نے مدد کی فرعون کی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں۔ اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اُس کو نرمی اور آہستگی سے نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے کنارہ کرے۔ اور وہ اگر اس پر بھی نہ مانے تو یہ دل میں خیال کرے کہ میں نے نہ معلوم ایسی خدا کی کیا نافرمانی کی ہے جو میں اس بلا میں گرفتار ہوں۔

دیکھا آپ صاحبان نے کہ اسلام نے کس درجہ حقوق اور غیرت و وقعت عورتوں کو عطا کئے ہیں۔ جسکا مقابلہ کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔

(عورت کیا ہے)

(۱) خدا نے عورت کو مرد کیلئے بنایا ہے۔

(۲) دنیا غمگین تھی باغ ویران تھے۔ اور زاہد گوشہ نشین آہ آہ کر رہے تھے۔ یہانتک کہ عورت مسکرائی۔

(۳) وہ عمدہ سجی ہوئی میز بھی بھلا کچھ وقعت رکھتی ہے کہ جسکے قریب عورت جلوہ گر نہیں۔

(۴) دنیا میں سب سے زیادہ شریف چیز ایک پاک عورت ہے۔

(۵) پاکدامن عورت کی قیمت تو جواہرات سے بھی زیادہ ہے۔

(۶) عورتوں کی ہم نشینی سے بہتر کونسا اسکول اخلاق اور انسانیت کیلئے ہو سکتا ہے۔

(۷) عورت میں دنیا کی جنت اور بہشت پوشیدہ ہے۔

(۸) مرد عورتوں کے حق میں جو چاہیں کہیں لیکن عورات اُن پر حکومت کرتی ہیں۔

(۹) مرد جبتک دل یا آنکھیں رکھتا ہے عورت کی حکومت اُس سے کبھی زائل نہ ہوگی۔

(۱۰) عورت اور شراب جوان اور ضعیف کو سرشار بنا دیتی ہے۔

(۱۱) عورت کی مسکراہٹ تیر کی طرح دل میں اُتر جاتی ہے۔

(۱۲) وہ شخص بیوقوف ہے جو عورت کے استقلال کی رفتار کو زبردستی یا چالاکی سے دوسری طرف پھیر دینے کا خیال خام پکاتا ہے۔

(۱۳) کوئی بھی ایسا مرد ہے جو عورت کے دریائے استقلال کے سیلاب کو طاقت یا لیاقت سے روک سکے۔

(۱۴) عورت کی روح فضائے محبت میں سانس لیتی ہے۔

(۱۵) فردوس وہی مقام ہے جہاں محبت رہتی ہو۔

(۱۶) اہل تشریح کا یہی قول ہے کہ عورت میں دلربائی کی تاثیر ہے۔

عورت من مورت جنت کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ باغ ارم کی مہک ہے۔ ننھے ننھے پودوں کی نزاکت ہے۔ کامنی خوشنما درخت کی لچک ہے۔ چاندنی کی ہلکی ہلکی اور بھلی بھلی روشنی ہے۔ آفتاب کی پہلی کرن ہے۔ گلاب کے پھولوں کی نظرفریب شوخی ہے۔ خوشی کی لہر ہے۔ امیدوں کی دنیا ہے۔ دل مجبور کیلئے راحت ہے قلب مضطر کیلئے چین ہے۔ مرد کیلئے جام سرور ہے۔

جب وہ خوش ہوتی ہے تو راحت و انبساط کا مرقع نظر آتی ہے۔ شادمانی کی چلتی پھرتی تصویر بنکر سامنے آتی ہے۔ اس کی ہر جنبش مستانہ مرد کے دل کو دنیا سے مجبور کر دینے والا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اسکی حرکت مرد کی آنکھوں کیلئے ایک پُرکیف شراب کا جام پیش کرتی ہے۔ ایک کلمہ نہ کہنے پر بھی وہ خاوند کے دلی جذبات کو آنکھ ملاتے ہی سمجھ جاتی ہے۔ جب وہ میٹھی میٹھی اور بھولی بھولی باتیں کرتی ہے تو اسکا حسین چہرہ خلاف معمول چمکنے دمکنے لگتا ہے۔ اس کے جسم کی ہر جنبش

ہدایت الزوجین - میاں بیوی کے احکام اور نکاح و طلاق کے مسائل قیمت ۲ر (پنجر)

سے اظہار مسرت ہوتا ہے۔ وہ ایک میٹھی چھری بنکر مرد کے دل میں اُتر جاتی ہے۔ ایسی خوشنما چیز پر کیسے کیسے ظلم وستم دیگر مذاہب نے روا رکھے۔ یہ اسلام کا ہی حقیقی مدعا ہے کہ عورت کی ہر طرح پر عزت کرنا چاہئے۔ اگر اسلام اس کی حمایت وہمدردی وعزت نہ کرتا تو آج یہ حسین بالکل تباہ وبرباد ہوگئی ہوتی۔ کیا موزوں شعر ہے ؎

شوخی سے ہر شگوفہ کے ٹکڑے اُڑا دئے
جس غنچہ پر نگاہ پڑی گل بنا دیا

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

قرب الٰہی

اللہ تبارک وتعالےٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے"۔

نور ایک روشنی ہے۔ روشنی کا خاصہ ہے ہر بُری اور بھلی چیز کو بخوبی آنکھوں کے سامنے ظاہر اور ہویدا کر دیتی ہے جسقدر روشنی سے قربت اور نزدیکی ہوگی اتنی ہی اشیا صاف نظر آئینگی۔ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے جسقدر اللہ تعالےٰ کی قربت زیادہ ہوگی اُسیقدر آسمانوں اور زمین کی ضرر رساں اور فائدہ مند اشیاء پر عبور زیادہ ہوگا۔ اور جسقدر بعد ہوگا اُسی قدر اندھیرا ہوگا۔ یعنی جہالت ہوگی۔ خواہ دنیا کی کوئی ڈگری وڈپلوما حاصل ہو۔ اور آخر درجہ اس بعد کا یہ ہے کہ انسان ذات وصفات باری تعالےٰ عز اسمہ میں مخلوق کو شریک یا دخیل سمجھنے یا ماننے لگے۔ اس حد پر بالکل اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا "اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ"۔ کہ شرک ایک زبردست اندھیرا ہے جہاں ٹھوکریں اور دھکے ہیں اور راہ کا دستیاب ہونا محال۔ شلّث مثلاً۔ ہندو قوم کو لیجئے کہ وہ اتنی معمولی بات نہیں سمجھ سکتے جو ایک بچہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ پتھر تو پتھر ہی ہے ایک جامد چیز ہے جو از خود نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان مگر اسکو پوج رہے ہیں۔ دوسری مثال گائے کی ہے۔ جس کے عوض ہزاروں اپنے جیسے انسانوں کا خون کرنے کو مستعد اور آمادہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مانتے ہیں کہ انسان اپنے بُرے کرم کی وجہ سے گائے بیل وغیرہ کا روپ دھارتا ہے۔ لہٰذا وہ انسان جو اپنے انسانی روپ میں ہے اعلےٰ ہے اس گائے سے۔ اور کوئی عقلمند یہ نہ کہیگا کہ اعلےٰ کو ادنےٰ پر قربان کرنا چاہئے بجز اسکے جو شرک ظلمت میں ٹھوکریں کھا رہا ہو۔

یہی کیفیت تعزیوں۔ قبروں وغیرہ والوں کی ہے کہ وہ اصلی راستہ گم کر چکے۔ اب وہ اینٹ چونے یا کاغذ کھپچی وغیرہ پر اشرف المخلوقات کو بھینٹ چڑھانے کی فکر کریں تو کیا عجب۔ یا حج سے روکنے کی تدابیر کریں۔ تو کیا تعجب۔ ان کو قرب الٰہی میسر نہیں کہ وہ نور سے مستفید ہو کر بُرے اور بھلے کو پہچان سکیں۔

جب انسان نور میں ہوتا ہے تو نفع وضرر کو جان سکتا ہے۔ نفع سے مستفید ہوتا اور ضرر سے بچتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمام جہان پر ظلمت شرک چھائی ہوئی تھی۔ اور سب سے زیادہ عرب پر جہاں رات دن خانہ جنگی رہتی تھی۔ اور وہ نعمتہائے آسمانی وزمینی سے بالکل مستفید نہ ہو سکتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر وہ راہ ہدایت تلقین فرمائی جس نے ظلمت شرک کو پھاڑ کر بندوں کو اللہ تعالےٰ کی قربت تک پہنچا دیا۔ تو وہی لوگ جو گم کردہ راہ تھے، اندھیرے میں دھکے کھا رہے تھے قیصر وکسریٰ کے ممالک کے وارث ہوگئے۔ ان کیلئے زمین وآسمان کے خزانے کھل گئے۔ وہ اُستاد اقوام بنگئے۔ فوج کے جنرل۔ صوبہ کے گورنر۔ ملک کے حاکم۔ سیاست کے ماہر اور مدبر ہوگئے۔ یہ علوم انہوں نے کس یونیورسٹی یا فوجی کالج میں سیکھے تھے؟ اگر نہ معلوم ہو تو "اللہ نور السمٰوات والارض" کو غور سے پڑھو معلوم ہو جائیگا۔

تمام علوم کا منبع ذات اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اور بایں تمام صفات وکمالات وہ "نور السمٰوات والارض" ہے۔ تو جسقدر زیادہ اس سے قربت ہوگی اُسیقدر زیادہ علوم حاصل ہونگے۔ قوت عمل بڑھیگی۔ اور جسقدر بُعد ہوگا اُسی قدر جہالت اور جمود پیدا ہوگا۔ احساسات مردہ ہو جائینگے۔ اور آپس میں خانہ جنگی ہونے لگیگی۔ کیونکہ اندھیرے میں دوست دشمن نظر نہیں آتا۔ اپنے پرائے کی پہچان نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت کی یہی تکمیل فرمائی کہ اپنی قربت کا راستہ اپنے بندوں کو بذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیا۔ جو اس راستہ پر چلا مراد کو پہنچا۔ زمین کا وارث ہوا۔ زمین وآسمان کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ باعزت اور بارعب وقار ہوا۔ پڑھو

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اس راستہ کا نام اللہ تعالےٰ نے اسلام رکھا یعنی درولبست فرمانبرداری بے چون وچرا تابعداری۔ اسی کو توحید کہتے ہیں۔ اور اسی حالت کے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللہ۔ او کما قال۔ (یعنی مومن کی فراست نہایت زبردست ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

ایسی روشنی میں دھوکے کا احتمال نہیں۔ اس درجہ کو ولایت یا ایمان کامل کہتے ہیں۔ اور اس درجہ والوں کا ولی خود اللہ تعالےٰ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ۔ "اللہ ولی المومنین"۔ اور "وَحَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ"۔ یعنی اللہ مومنوں کا ولی ہے اور فرمایا کہ مومنوں کو نجات دینا (اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ مومنوں کی نصرت کرنا) ہم پر حق ہے۔ یعنی ہم ضرور دینگے اور کرینگے۔ صحاح اور تواریخ میں مندرجہ واقعات شاہد ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو کفر وضلالت کے اندھیرے اور کفار کی شرارتوں سے نجات بھی دی اور نصرت بھی فرمائی۔

اگر یہ صحیح ہے اور بلاشبہ صحیح ہے تو یا قومنا! "ما لکم لا ترجون للہ وقارا"۔ آؤ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں اور عامل بنجائیں کہ علم عمل کیلئے ہے نہ صرف کتابوں میں پڑھنے کیلئے۔ وہ شخص عالم ہے جو احکام خدا ورسول صلعم کو وعظ ودرس میں نگران پر عامل ہے خواہ اُسکو آیات واحادیث کے عربی الفاظ نہ معلوم ہوں بلکہ یاد ہوں اور وہ جسکو سارا قرآن از بر ہو اور صحاح ستہ زبانی یاد ہوں مگر ان پر عامل نہ ہو تو کورشل داز اور جاہل "چارپائے بر او کتابے چند" ہے۔

ahmadmuslim.de

ہمارے خیال میں مسلمانوں کو بھی مرض لاحق ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے کہ

سائیں کے ڈیرے دور ہیں جیسے لمبی کھجور
چڑھے تو چاکھے پریم رس۔ گرے تو چکنا چور

اسی کی مصداق ہماری حالت ہے کہ دن بدن نیچے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں۔ پس اسکا صرف ایک ہی علاج ہے کہ قربت الٰہی کی طرف قدم اُٹھائیں یعنی احکام الٰہی پر باتباع خالص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح عمل کریں۔ یہی اللہ تعالے کے حصول قرب کا راستہ ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ "فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا"۔ اور فرمایا کہ "ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ" یعنی خواہشات وجذبات کی پیروی قرب الٰہی سے دور کر دیتی ہے۔ اس سے بچو۔

پس اللہ تعالے کی قربت کے حاصل اور دارین میں معراج ترقی کے حصول کا واحد راستہ اسلام ہے یعنی وہ اسلام جو خواہشات اور جذبات کا تابع نہیں۔ جیسا ہمارا ہے کہ شعائر اللہ بھی ہم خود بنا لیتے ہیں۔ بلکہ وہ اسلام جس کو اللہ تعالے نے نازل فرمایا محمد رسول اللہ صلعم نے تلقین وتعلیم فرمایا صحابہ کرام نے جان ومال سے پھیلایا جسکے بارہ میں ارشاد ہے

لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ) جس سے خواہشات وجذبات حدود کے اندر رہتے ہیں اور جو عقل انسانی کو جلا دیکر قرب الٰہی سے منور کرتا ہے۔ یہ اسلام یہ ہے کہ اوامر ونواہی کی حسب حکم اطاعۃ مکمل۔ حلال وحرام کی تمیز پر استقامت قصص سے عبرت اور آیات متشابہات پر بحیثیہ بلا تاویل ایمان رکھا جائے کیونکہ ان کی تاویل سوائے اللہ تبارک وتعالے کے کوئی نہیں جانتا۔ پڑھو

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (آل عمران ع ۱)

جس نے ان اصول پر عمل کیا۔ ان کو پیش نظر رکھا وہی مراد کو پہنچا اسی کو قرب الٰہی نصیب ہوا۔ وہی نعمتہائے الٰہی اور آسمانوں اور زمین کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ اور زمین کا وارث ہوا۔ اور جو اس کے خلاف چلا۔ غلام اقوام بنا۔ اور وہ نعمتیں جو وراثت جو اسکے بزرگ ترکہ میں اسکو دے گئے تھے ان کو بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ آنکھوں سے دیکھ لو آج وہ ممالک جن پر عرب کے وحشیوں نے اسلام کے ذریعہ قرب الٰہی کی قوت سے قبضہ کیا تھا اور ہم کو دے گئے تھے آج کہاں اور کس کے پاس ہیں؟ بڑھانا تو درکنار ہم ان کو رکھ بھی نہ سکے۔ کیوں؟ معاملہ صاف ہے ہم راہ سے بے راہ ہو گئے۔ دین الٰہی سے بھٹک گئے۔ اسلام کو اپنی خواہشات وجذبات کے ماتحت کر کے کچھ کا کچھ بنا لیا جب راستہ ہی بدل گیا تو منزل پر پہنچنا کیسا۔ فتدبروا یا اولے الابصار۔

برادران اسلامی! اگر آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہے تو اسلام کو تمام ملونیوں سے صاف وپاک کر کے خالص کرنے کیلئے کون کون میری اعانت وامداد کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتے ہیں اور عہد واثق اور اقرار صالح کرتے ہیں کہ

"آج ہی سے احکام قرآنی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہو پوری طرح بلا خوف لومۃ لائم عمل کرینگے۔ یہانتک کہ فروعات اور جزئیات میں بھی طریق نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرینگے حتی کہ زندگی کا ہر لمحہ اور شادی وغمی کا ہر کام مطابق سنت نبوی صلعم کرینگے اور اس کے کرنے میں جو کچھ بھی تکالیف ومصائب پیش آئینگے سب کو بخندہ پیشانی برداشت کر کے سبیل اللہ سے سرمو نہ ہٹینگے۔ اور اس اسلام کو مسلمانوں اور غیر مسلموں تک عملاً اور قولاً پہنچانے میں جان ومال سے دریغ نہ کرینگے۔

دوستو! یہی کام ہے جو ہم کو کرنا ہے۔ اس کیلئے ہم مامور ہیں۔ لہذا اپنی ذات سے اسکو فوراً شروع کر دو۔ پھر بال بچوں میں۔ پھر دوست احباب عزیز واقارب اور اہل محلہ میں شروع کر دو۔ اسی طرح بڑھاتے جاؤ کہ یہی اسوہ حسنہ ہے جو ہمارے لئے اللہ تعالے نے مقرر فرمایا ہے۔ اسی سے ہم میں قوت عمل پیدا ہوگی۔ جمود رفع ہو کر روح زندگی کا ظہور ہوگا۔ اور ہر کام کیلئے میدان عمل وسیع ہماری نظر کے سامنے ہوگا۔ ذلت ورسوائی ادبار وتنزل دور ہو کر شاہراہ ترقی پر ہمارا قدم ہوگا۔ اور "نور السمٰوات والارض" ہمارا رہبر اور راہ نما۔

چونکہ ہم کو لفظ جمیعًا کے ساتھ حکم ہے اسلئے اہل دل کے سامنے ہم نے اپنے خیالات پیش کئے اور اسی بنا پر آپ کو دعوت جماعت دیتے ہیں کہ آئیے ملکر اسکو کریں۔ فمن انصاری الی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

شعائر اسلام

برادران اسلام! السلام علیکم۔ میں چند باتیں متعلق شعائر اسلام کے عرض کرتا ہوں۔ امید واثق ہے کہ برادران اسلام کیلئے مفید ثابت ہونگی۔

آجکل مسلمانوں نے کئی ایک باتیں غیر اسلام والوں کی اختیار کر لی ہیں۔ مثلاً تعلیم مسلمانوں کی ہے تو انگریزی۔ سلام وکلام ہے تو نصارٰے کا۔ لباس ہے تو انہی ضالین کا سا۔ شکل وصورت ہے تو وہ بھی قیصر وکسرٰے والوں کی سی۔ خورد ونوش کا طریقہ ہے تو وہ بھی عیسائیوں کا سا۔ حتے کہ جو پردہ اسلام میں ہے سو اس میں مسلمانوں نے انہی کی مشابہت شروع کر دی ہے۔ سچ فرمایا صادق ومصدوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل یعنی یہود ونصارٰے کے قدم بقدم چلوگے حالانکہ میں تم کو منع کرتا ہوں کہ خالفوا الیھود والنصارٰی یعنی یہود ونصارٰے کا خلاف کرو اور میری پیروی لازم پکڑو یاد رکھو لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ تم میں سے کوئی ایمان والا نہ ہوگا جب تک کہ تمام کاموں میں میرے دین کی پیروی نہ کرے۔

اب بھائیو! خیال فرمائیے کہ کونسا ایسا مسلمان ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ پردہ اسلام میں ایک لابدی امر ہے کہ جس کے کرنے کا حکم دو جہان کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو رہا ہے کہ

یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین۔

"اے نبی اپنے گھر میں یعنی ازواج مطہرات اور اپنی

رحمۃ للعالمین - آنحضرت کی سوانح عمری از قاضی محمد سلیمان منصورپوری - قیمت جلد اول ۱ر دوم ۱ر (المشتہر منیجر)

لڑکیوں اور تمام ایمان والوں کی عورتوں کو فرما دیجئے کہ اپنے اوپر چادریں اوڑھ لیا کریں۔ بے پردہ نہ رہا کریں۔ یہ اُن کا چادروں میں پردہ کے ساتھ رہنا اچھا ہے اس سے کہ بے پردہ رہکر مصیبتوں و آفتوں میں گرفتار کیجائیں"۔

اللہ سبحانہ تعالےٰ نے سچ فرمایا۔ طرح طرح کی ذلتوں میں مرد و عورت گرفتار ہو جاتے ہیں مگر پاکیزہ تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس آیت کے مطابق اپنی بیویوں اور لڑکیوں اور اپنی بہنوں اور عزیز و اقربا کی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم سنایا اور ان سے پردہ کرایا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو عرسوں و میلوں میں جانے سے روکا؟ کیا ہم نے ان کو ناجائز خلاف شرع محفلوں و مجمعوں میں جانے سے باز رکھا؟ کیا محرم کے دنوں میں جنگ نامہ و مرثیہ سننے سے اپنی مستورات کو منع کیا؟ کیا ہم نے ان کو زیارات قبور اور بے حجاب و بے پردہ قبروں کے مجاوروں سے کلام کرنے اور غیر محرم کے سامنے آنے و سفر کرنے سے روکا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو خلاف شرع بیاہ شادی اور گانے بجانے کی مجلسوں میں شرکت کرنے سے ممانعت کی؟ اگر ہم نے ان افعال قبیحہ کے کرنے سے اپنی عورتوں کو منع نہیں کیا اور حجاب و پردہ کی تاکید نہیں کی تو بس ہم کو اور آپ کو برباد ہونے کیلئے کافی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر والوں پر پردہ کی روک ٹوک نہیں کرتا تو لوگو خبردار ہو جاؤ وہ دیوث ہے۔ الا وھو الدیوث لا یجد رائحۃ الجنۃ وان ریحہ یوجد من میسرۃ اربعین فریقاً جنت کی خوشبو کی لپٹیں چالیس برس کی راہ سے پائی جاتی ہونگی۔

اسی طرح آپ نے عورتوں کو فرمایا ہے جو بن سنور کر خوشبو لگا کر مردوں کے مجمع میں سے جاتی ہیں الا کن اذکذا یعنی خبردار ہو جاؤ وہ عورتیں زانیہ ہیں۔

اب مسلمان بھائیو! خود بھی عمل کرو اور بُرے افعال سے اجتناب کرو جیسا کہ حکم خداوندی ہے یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم یعنی اپنی آنکھ و جسم کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اپنے گھر والوں و عزیز و اقربا کی عورتوں کو بھی خلاف شرع بُرے افعال سے بچاؤ۔ اور خدائے تعالےٰ کا حکم سناؤ کہ یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ اپنے آنکھ و جسم کی نگاہداشت کریں اور نہ اپنی زینت کسی غیر محرم کو دکھائیں اور نہ زیور کو بجا کر چلیں تاکہ غیر مرد کو خبر ہو۔ اور نہ ان عورتوں کو علیحدہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ الا لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان۔ (آدمی نہیں خلوت کرتا کسی اجنبیہ عورت سے مگر تیسرا اُن کا شیطان ہوتا ہے) فوراً فحش کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ حتےٰ کہ عورت اپنے دیور جیٹھ کے ساتھ بھی تنہا مکان میں نہ ہو کیونکہ دیور جیٹھ کو بھی عورت کے حق میں موت فرمایا ہے۔

بھائیو! یہ ہے طریقۂ اسلام پردہ کے بارہ میں جو آج مسلمانوں نے ترک کر دیا ہے خود عمل کرو اور اپنی مستورات کو بھی عمل کراؤ اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ کہ اللہ کے حکم کا خلاف کرنے میں مرد ہو یا عورت فلاح نہیں ہے۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (ڈرتے رہیں وہ لوگ جو اللہ کے خلاف کرتے ہیں کوئی فتنہ یا کوئی سنگین عذاب خدا کی طرف سے نہ پکڑ لے)۔

اور یہ بھی یاد رکھو اے میرے مسلمان بھائیو کہ قیامت کے روز خدائے ہم سے اور آپ سے پردہ کے بارہ میں ضرور بالضرور سوال کریگا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ والرجل راع علیٰ اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ۔ یعنی ہر ایک تم میں سے سردار ہے اور وہ اپنی رعیت سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا کہ کس طرح اپنی رعیت سے برتاؤ کیا اسلام میں رہکر یا غیر اسلام میں۔ اور اسی طرح آدمی اپنے گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر سردار ہے اور وہ سوال کیا جائیگا اپنے گھر والوں کے بارہ میں"۔ تو کیا عورتوں کے پردہ کے بارہ میں نہ پوچھا جائیگا۔ پھر اسوقت کیا جواب ہوگا! کہ باوجود "الرجال قوامون علے النساء" کے ہوتے ہوئے عورتوں کو نصیحت نہیں کیجاتی۔ ہاں کہاں سے نصیحت کیجائے جو آج عورتیں مردوں کی سردار ہوگئیں۔ بس اب خیر نہیں ہے۔ حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "لا یفلح قوم اذا امر علیھم امرأۃ" یعنی اس قوم میں خیر و برکت نہ ہوگی جس پر عورت سردار ہو جائے۔

آہ آج وہی زمانہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت بیان فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ "واطاع الرجل امرأتہ" یعنی آدمی اپنی عورت کی ماتحتی قبول کرلیگا۔ اور یہ ماتحتی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ ہماری مستورات بے حجاب و بے پردہ جہاں ان کا جی چاہتا ہو چل دیتی ہیں۔ اور ہم کو حیا و شرم بھی نہیں لگتی الحیاء شعبۃ من الایمان۔ غیرت بھی ایک ایمان کی علامت ہے۔ اور جو بے غیرت ہے تو ان کے لئے پہلے انبیاء علیہم السلام کا فرمان ہے کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ یعنی جب حیا و شرم نہ ہو تو جو کچھ دل میں آئے کر گذرو۔

خدا ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو خواہش نفس کے تابع نہ کرے۔ بلکہ اپنے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر امر میں پیروی نصیب کرے۔ آمین۔

(عبد اللطیف مدرّس مدرسہ محمدیہ اٹاوہ)

بہشتی زیور

بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں قیمت ۱۱ حصوں کی صرف عہ جلد طلب کیجئے۔

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

حیات طیبہ — مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری، قیمت ... (منیجر)

ملکی مطلع

خلافت کانفرنس اور سماجی

دہلی میں خلافت کانفرنس کا جب سے اجلاس ہوا ہے آریہ سماجی اخبار مسلم لیڈروں کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلم لیڈروں نے فسادات کی اصلی وجہ ذرہ کھلے لفظوں میں ظاہر کر دی ہے۔

مسلم لیڈروں نے جو رائے آج ظاہر کی ہے۔ مہاتما گاندھی اُسے مدت ہوئی ظاہر کر چکے ہیں۔ اگرچہ آریہ سماجیوں نے اُسوقت بھی شور مچایا تھا۔ لیکن چونکہ مدمقابل مہاتما گاندھی تھے اور سماجی جانتے تھے کہ مہاتما گاندھی کو گالیاں دینے سے عام ہندوؤں کو ان کے خلاف نفرت ہو جائیگی۔ اور اُن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔ اسلئے وہ مہاتما گاندھی کے حق میں کھلے طور پر بدزبانی نہ کر سکے۔ اور اُن کے شور و شر کو مہاتما جی نے یہ کہکر ٹھنڈا کر دیا کہ

"جو کچھ میں نے لکھا ہے سوچ سمجھکر اور کامل غور و خوض کے بعد لکھا ہے"۔

لیکن اب تو آریہ سماجیوں کے پو بارہ ہیں۔ اب اُن کے معاملہ میں مہاتما گاندھی نہیں کہ ہندوؤں کے خوف سے وہ ان کو گالیاں نہ دے سکینگے۔ اس لئے آریہ سماجیوں نے خلافت کانفرنس کے رزولیوشنوں کی آڑ میں مسلم لیڈروں کو اور ساتھ ہی اسلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں کہ توبہ ہی بھلی۔ مولانا سید سلیمان جیسے بلند پایہ عالم کو جن کا ایک ایک لفظ واقعات کا ترجمان ہوتا ہے "شرارت پسند مولانا"۔ اور مولانا محمد علی اور شوکت علی کو "بدھوبیاں" لکھ لکھ کر اپنے دل کا بخار نکال رہے ہیں۔ اور اُن کا قصور صرف یہ ہے کہ اُنہوں نے کئی سال تک ہندوؤں کے مظالم دیکھ دیکھ کر آخر صاف صاف الفاظ میں اعلان کر دیا کہ آئندہ اس قسم کے ناروا سلوک برداشت نہیں کئے جا سکتے۔ یا تو ہندو مسلمانوں سے رواداری کا سلوک کریں۔ یا صاف صاف الفاظ میں اپنا عندیہ ظاہر کر دیں۔

مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی نے جسقدر بیانات دئے ہیں اُن کے چند فقرے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو سکے کہ ان رہنمایان ملک نے کیا کہا اور آریہ سماجی اخباروں نے انہیں پبلک میں بدنام کرنے کیلئے کیا کچھ لکھا۔

مولانا شوکت علی نے "بمبئی کرانیکل" کے نمایندے سے بیان کیا۔

"میں پکا عدم تعاونی ہوں × × × نیز ہندو مسلم اتحاد کو اسلام اور بھارت ماتا کے مستقبل کیلئے نہایت ضروری چیز خیال کرتا ہوں × × × × × × × مگر ان تین سالوں میں ہم نے کیا دیکھا۔ ہندوؤں کا ایک گروہ جس کو کانگریس میں ایک بڑی بھاری پوزیشن حاصل ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتا رہا۔ ہم نے اس گروہ کی سرگرمیوں کو استقلال سے دیکھا اور برداشت کیا۔ مگر وہ گروہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ اس نے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ × × × × × × × × × × × ×

ہم اپنے کانگریسی دوستوں کو فہمائش کرتے رہے کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کا جو اپنے تئیں کانگریس میں رکھتے ہوئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے اور انہیں اکھاڑے قائم کرنے کی پریرنا کرتے تھے۔ نوٹس لیں۔ پھر ہم نے شریمتی نیڈو۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو سے اپیل کی۔ کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کو بند کریں۔ مگر ان کو اپنے کام میں بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا تھا اسلئے اُنہیں وقت نہ مل سکا کہ وہ ان ہندوؤں کی مراجعت پسندانہ سرگرمیوں کے خلاف جہاد شروع کریں ہم نے کلکتہ کے فساد میں اس تباہ کن پالیسی کا نتیجہ دیکھ لیا۔ کلکتہ کے بعد ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ مسلمان اسطرح منظم جماعتوں کے ہاتھوں ذبح کئے جائیں۔ ہم حتے الامکان یہ کوشش کرینگے کہ وہ اپنے تئیں ہندوؤں کے حملوں کے مقابلہ میں بچا سکیں۔ × × ×

میں جسوقت کعبہ کی مقدس سرزمین میں قدم رکھونگا تو میں پھر ہندو مسلم اتحاد کیلئے باری تعالےٰ سے دعا کرونگا کیونکہ میرے نزدیک ہندو مسلم اتحاد ہی ایک ایسا علاج ہے جس سے کہ اسلام اور بھارت ماتا آزاد ہو سکتے ہیں"۔

مولانا محمد علی صاحب نے بمبئی سے روانگی کے وقت ایک انٹرویو میں فرمایا۔

"ہم تین سال تک بالکل خاموش رہے۔ اور وقتاً فوقتاً شرارت پسند ہندوؤں کو تنبیہہ کرتے رہے۔ ہم لوگ صرف اپنے ہم مذہبوں ہی کو جھاڑ بتاتے رہتے ہیں۔ لیکن کثیر التعداد آریہ سماجیوں اور ہندو سبھا کے پرچارکوں کی شرارتیں اب انتہائی حد سے بھی بہت آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو عامۃ المسلمین بھی جوش و غضب میں آپے سے باہر ہو جائینگے۔ اور پھر ان پر قابو نہیں پایا جا سکیگا۔ × × × × ×

اگر ہندو مہاسبھا کی مستعدیاں جاری رہیں تو عارضی ڈیفنس سے پرہیز نہیں کیا جا سکیگا۔ × × × ×

اگر خلافت کانفرنس نے اس طرح سے مسلمانوں کی رہنمائی نہ کی ہوتی تو یقین تھا کہ مسلمان بھی ویسے ہی طریقے اختیار کرتے جیسے کہ ہندو سبھا اور بہت سے آریہ سماجی اختیار کر رہے ہیں۔

× × × میں خانہ کعبہ میں پہنچکر اسلام کی بہتری و توسیع کے لئے دعا کرنے کے علاوہ ہندوستان کی آزادی اور اس ملک میں ایسے سوراجیہ کے قائم ہونے کیلئے دعا کرونگا جس میں ہر مذہب و ملت کے افراد کا مساوی حصہ ہو اور مستقل امن بخیر سگالی اور جملہ فرقوں کے درمیان دلی دوستی کا دور دورہ ہو"۔

ان اقتباسات سے آریہ سماجیوں کے دلی رنج کا باعث صاف ظاہر ہو سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جبتک آریہ سماجی سوامی دیانند جی کے اصولوں کی تلقین کرتے رہے اُنہیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ بلکہ ہندوؤں کی نفرت ان سے بڑھتی گئی۔ کیونکہ آریہ سماجی ہندوؤں کے بزرگوں کی توہین و تذلیل اپنے مذہب کا اصل اصول سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابوں سے ظاہر ہے۔ لیکن اس رویہ سے مایوس ہو کر اُنہوں نے ایسے طریقے استعمال کرنے شروع کر دیے جن سے "گھر پھونک تماشہ دیکھ" کا فقرہ ان پر چسپاں ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ بھس میں چنگاری پھینک کر آپ الگ ہو جاتے ہیں اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں

ahmadimuslim.de

میں کوئی ظاہری وضع قطع کا فرق نہیں اسلئے مسلمان ان میں تمیز نہیں کرسکتے۔ وہ تو دونوں آپس میں لڑمرتے ہیں اور یہ لوگ پھر ہندوؤں کی طرف چودھری اور ہمدرد بنکر میدان میں آجاتے ہیں۔ اور اسطرح اپنے اثر و نفوذ سے ان کو قابو کرلیتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوؤں کے اکثر اخبارات کے مالک و اڈیٹر آریہ سماجی ہیں جو اپنی مطلب برآری کیلئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ سناتن دھرمی اخبار بہت کم ہیں اسلئے وہ ان کے اس پروپگنڈا کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور جو مدعا آریہ سماج اپنی تبلیغ کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکی وہ اس طریقے سے حاصل کرنا چاہتی ہے:-

ہندوستان کے والیان ریاست

ہندوستان کے والیان ریاست کی حالت بھی نہایت عجیب و غریب ہے۔ شاید چند ہی ریاستیں ایسی ہونگی جنکے حکمران اپنی ریاست و رعایا کی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہوں غریب رعایا کی گاڑھے پسینہ کی کمائی یہ والیان ریاست اپنے عیش و عشرت میں خرچ کردیتے ہیں اور اس طرح فضول و بیدریغ روپیہ خرچ کرتے ہوئے اُنہیں ذرہ بھی خوف خدا نہیں آتا۔

پہلے تو ان والیان ریاست کی فضول خرچیاں صرف اپنے ہی عیش و آرام تک محدود تھیں۔ لیکن اب اُنہوں نے اسکو وسعت دینے کا ایک اور راستہ تلاش کرلیا ہے۔ اخبار بین حضرات کو معلوم ہے کہ فرانس کی مالی حالت آجکل بہت خراب ہے۔ اسکے سکہ کی قیمت بہت گرگئی ہے۔ جنگ سے پہلے جس فرانک کی قیمت دس آنے تھی۔ آجکل اُسکی قیمت ۲ ر ہے۔ جس سے دنیا کی مال منڈی میں اسکی ساکھ بہت کم ہوگئی ہے۔ انگلستان اور امریکہ اس سے اپنے قرضوں کا مطالبہ کررہے ہیں۔

لیکن بجائے اسکے کہ حکومت فرانس اپنی مالی حالت کو درست کرتی اُس نے اپنے آپ کو شام و مراقش کی جنگوں میں پھنسا رکھا ہے جن کا مقصد سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ان ہر دو ممالک کو غلام بناکر وہ اپنی آتش جوع الارض کو فرد کرے۔ جن سے اُسکے اخراجات اُس کی آمدنی سے اور بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ پھر بھلا مالی حالت درست ہو تو کیونکر ہو۔

ایسی دشمن انسانیت حکومت کی مدد کرنا گویا ظالم کی مدد کرنا ہے۔ لیکن آپ کو یہ سُنکر تعجب ہوگا کہ معزول مہاراجہ اندور جنکی عیاشیوں اور فضول خرچیوں کی داستانیں آجکل عام طور پر اخباروں میں شائع ہو رہی ہیں۔ اور جن کی ریاست کو اندرونی اصلاحات و بہتری کیلئے خود کروڑوں روپئے کی ضرورت ہے حکومت فرانس کو چھ لاکھ فرانک اُسکی مالی حالت کی درستی کیلئے عطا فرماتے ہیں۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبی ست

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

وفد خلافت۔ کے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سے انٹرویو کیا۔ مولانا شوکت صاحب نے انٹرویو کے دوران میں فرمایا۔

"ہمیں امید ہے کہ ہم ان مکروہات کی اصلاح جبر سے نہیں بلکہ سمجھا بجھا کر اور ترغیب دیکر کرا سکینگے۔ مکہ اور مدینہ اب مسلمانوں کے مشترکہ مقامات مقدسہ ہیں۔ اسلئے ان کے احساسات کو کسی طرح کا صدمہ نہیں پہنچایا جائیگا۔ اگرچہ بڑے بڑے قبہ جات وغیرہ بنانے قانون اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ مگر پھر بھی میں جبراً ان کا گرایا جانا پسند نہیں کرتا۔

خدا کا شکر ہے کہ مولانا نے یہ تو مان لیا کہ قبے بنانے اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ مولانا اگر ڈپلومیسی سے کام نہ لیتے تو ناجائز چیزوں کی حمایت کرنے سے بھی گریز کرتے۔ کیونکہ اکابر قوم کی ایسی ہی مداہنت نے پہلے تو مسلمانوں میں قبے بنانے کی رسم جاری کی اور پھر آگے چلکر قبہ پرستی اور قبر پرستی کی مشرکانہ تعلیم اور رواج کا سلسلہ جاری کردیا۔ اگر اکابر قوم اور علماء امت پہلے ہی منہیات شرعیہ کی روک تھام میں مداہنت سے کام نہ لیتے تو آج مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم کو چھوڑکر اس طرح شرک میں غرق نہ ہوتے۔

مولانا کے نزدیک بقول غالب

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے

پر عمل پیرا ہونا اچھا ہے۔ جو اسلام میں کسی طرح جائز نہیں:-

دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس کے متعلق حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ دھنی نسل کے مواشی کے اعلےٰ خصائص کو بخوبی تسلیم کرتی ہے۔ چند سال ہوئے گورنمنٹ نے اس نسل کی اصلاح کے لئے جہلم۔ راولپنڈی اور اٹک میں ایک باقاعدہ سکیم جاری کی۔ بعدازاں ضلع میانوالی کو بھی اس سکیم کے زیر اثر لایا گیا۔

اس سال گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کو بائیس ہزار چھ سو روپیہ کی امداد دی ہے۔ محکمہ زراعت کی پنج سالہ ترقی کی سکیم کے سلسلہ میں بھی جو ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے دھنی مویشیوں کی اصلاح و بہبودی کے کل مسئلہ پر توجہ دی جارہی ہے۔ مذکورہ بالا اضلاع میں سول ویٹرنری محکمہ کی زیرنگرانی دھنی نسل کے مویشیوں کی ترقی کے باب میں بہت قابل قدر اور مفید کام اب تک کیا جاچکا ہے۔

ناظرین کرام! کیا اہلحدیث نے اپنے فرائض میں سُستی کی؟ کیا یہ آپ کا سچا خادم نہیں؟ اگر ہے تو آپ نے اس کی توسیع میں کہاں تک کوشش کی؟ کیا یہ آپ کا اخلاقی فرض نہیں؟ (منیجر)

تنویر اُس کی تحقیق - شرک و بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی تائید - قیمت ۵ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

ضروری اعلان بارہا اطلاعات شائع کی گئیں کہ ناظرین اہلحدیث جملہ خط وکتابت متعلقہ دفتر میں، خاصکر ترسیل زر کے وقت اپنا خریداری نمبر نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں۔ مگر بعض احباب مطلق اس پر توجہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے دفتر میں بڑی بدنظمی ہوتی ہے۔ جتنی رقمیں ایسی موصول ہوتی ہیں جن کے کوپنوں پر نمبر خریداری نہیں ہوتے ان کے اندراج میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ناظرین کو الگ شکایت رہتی ہے کہ قیمت وصول ہونے پر بھی ان کے نام وی۔ پی جاتا ہے۔ یا اخبار نہیں پہنچتا۔ بعض منی آرڈروں پر نام تک بھی نہیں لکھا ہوتا۔ اور نہ یہ تحریر ہوتا ہے کہ رقم کس منشاء کیلئے بھیجی گئی ہے۔

بنگال اور علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ناظرین بنگالی یا گجراتی میں منی آرڈر لکھکر بھیجدیتے ہیں جس کی وجہ سے دوگونہ مشکل ہوتی ہے

کئی اصحاب صرف نمبر خریداری ہی لکھا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی بعض دفعہ غلطی ہوجاتی ہے۔ یعنی جلدی میں یا سہواً نمبر خریداری کے ہندسے آگے پیچھے لکھے جاتے ہیں۔ جس سے غلط اندراج ہوجاتا ہے۔ مثلاً بجائے ۶۳۵۴ کے ۶۳۴۵ یا ۳۶۵۴ لکھا جاتا ہے۔ اسلئے نمبر خریداری کے ساتھ اپنا نام اور شہر کا نام بھی اس طرح ہونا چاہئے۔

مرسلہ فلاں۔ از فلاں۔ نمبر خریداری فلاں۔

اس وقت دفتر میں چند ایک رقمیں ایسی موصول ہیں جن کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جن اصحاب سے تعلق رکھتی ہوں وہ رقم، تاریخ روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں۔

(۱) رزاق جھاجھا۔ } مکمل پتہ ومقصد مطلوب ہے۔
(۲) عبدالحی بوگرا۔

(۳) ایک منی آرڈر ۱۹۔ اپریل کو دفتر میں موصول ہوا ہے جو گجراتی یا مرہٹی میں لکھا ہوا ہے۔

(۴) ایک اور منی آرڈر ۲۴۔ اپریل کو بنگالی میں لکھا ہوا موصول ہوا۔ (رقم۔ نام۔ پتہ اور مقصد سے اطلاع دیں)

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ خانصاحب غلام احمد خان متوطن سنگوکے مضامین "اہلحدیث" میں درج نہیں ہوتے۔ کیا وہ حج کو تشریف لیگئے ہیں؟ جہانتک ہمیں علم ہے ممدوح حج کو تشریف نہیں لیگئے ہیں۔ اس سے زیادہ جواب خانصاحب موصوف خود دینگے۔

(ملیجر)

غزنویہ کارروائی سے بیزاری ہم خادمان اہلحدیث موضع میمیان ضلع جہلم جلسہ مسجد چینیانوالی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمایندہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کو تادیر زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔ اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان سے بیزاری کرتے ہیں اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدا انکو سمجھ دے۔ آمین۔ (نور محمد میانوی جہلمی)

الحمد للہ

مولانا صاحب مدظلہٗ بخیریت تمام مع قافلہ ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ گئے ہیں۔ ناظرین اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔ (تار آنے کے وقت ۱۴ مئی کا اخبار چھپ چکا تھا) (منیجر)

جماعت اہلحدیث مانپور (گیا) کی اطلاع کانفرنس اہلحدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کرکے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے اور ہم جماعت اہلحدیث مانپور گیا اسپر اتفاق کرتے ہیں۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتے ہیں اور مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے رزولیوشن کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (عبدالہادی ہیڈ ماسٹر۔ حافظ خدابخش مدرس (صاحبان) گیا)

مرزائیت سے توبہ میں کچھ عرصہ سے مذہبی کم علمی کی وجہ سے خیالات مرزائیت کا معتقد ہوگیا تھا اور خلیفہ قادیانی کو اپنا روحانی لیڈر سمجھ بیٹھا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے خاص فضل وکرم سے اپنے خیالات فاسدہ سے تائب ہوتا ہوں۔ اور صدق دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔ ناظرین اہلحدیث میری استقامت ونیک ہدایت کیلئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائیں۔ (محمد اسمٰعیل قریشی امرتسری کلرک لوکو جیند)

یاد رفتگان میری صالحہ بیوی چند یوم کے بخار سے فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ تین بچے ہیں جن میں سے ایک ابھی صرف چھ ماہ کا ہے۔

(عبدالستار ناظم مدرسہ اسلامیہ بسکوہر ضلع بستی)

الیضاً:۔ میری اہلیہ فوت ہوگئی۔ انا للہ۔

(محمد علی ابوالمعالی از کمپ دانا پور)

الیضاً:۔ منشی محمد سعید اور والدہ احمد حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ (محمد عبدالوہاب از دیودا دربھنگہ)

ناظرین مرحوں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم۔

اطلاع ضروری مدرسہ احمدیہ دربھنگہ ۱۰ شوال سنہ رواں سے کھل گیا ہے۔ مدرسین اور طلباء آگئے ہیں اور اطراف وجوانب وبنگال وملک متوسط وغیرہ سے طالبان علوم عربیہ آرہے ہیں۔ ہر درجہ میں تعلیم اچھی طرح سے ہورہی ہے۔ داخلہ کا وقت آخر ذی الحجہ تک رکھا گیا ہے۔ جس طالب علم کو اس مدرسہ میں داخل ہونے کی خواہش ہو پہلے خاکسار کے پاس اپنی درخواست اپنے سرپرست کے دستخط سے مزین کراکر بھیجدیں اور اپنی عمر اور کتب زیر درس سے بھی مطلع کریں۔ درخواست منظور ہونے کے بعد مدرسہ ہذا میں۔ اور بلاحصول اجازت اگر آئینگے تو مدرسہ ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید سکرٹری مدرسہ احمدیہ دربھنگہ)

نوٹ:۔ مدرسہ ہذا کے سالانہ امتحان کی روئداد آئندہ درج کیجائیگی۔ (انشاء اللہ)

جمعیت تبلیغ کوم کلاں ضلع لودھیانہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰۔ مئی بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا جسمیں مشاہیر علماء کرام شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔

(سکرٹری جمعیت مذکورہ)

انتخاب الاخبار

وفود جمعیۃ العلماء وجمعیۃ خلافت کی روانگی حجاز } وفد جمعیۃ علماء ہند (جو مولانا مفتی کفایت اللہ مولانا بشیر احمد، مولانا سعید، مولانا محمد عرفان اور مولانا عبد العلیم پر مشتمل ہے) اور وفد مجلس مرکزیہ خلافت (جو مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا شوکت علی بہ مولانا محمد علی اور مولانا بشیر احمد پر مشتمل ہے) عالمگیر مؤتمر اسلامی میں شرکت کرنے کی غرض سے ۱۳ مئی کو جہاز میں سوار ہو کر حجاز روانہ ہو گئے۔

کارزار مراقش } فرانس اور ہسپانیہ کی افواج نے ارمنہ کے شمال اور مشرق میں ریف کے جبالی استحکامات پر حملہ کیا۔ مذکورہ افواج اپنے مقصد میں کامیاب ہوئیں اور استحکامات خندقوں اور قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ ریفیوں نے کمزور سا جوابی حملہ کیا۔ لیکن زیادہ شدید جوابی حملے کرنے کیلئے ریفی جمع ہو رہے ہیں۔ اور ان کو کمک پہنچ رہی ہے فرانسیسی اور ہسپانوی فوج نے کل چھ میل تک پیشقدمی کی ہے۔

کابل اور جرمنی } جرمنی اخبار "ورسد نرانز بجر" رقمطراز ہے کہ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور کابل میں ایک دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور اس معاہدہ سے وہ قضیہ بھی ختم ہو جائیگا جو سٹر تیل کے واقعہ سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ایک بنگالی ہندو کی قابلقدر مثال } لارڈ لٹین اسلامیہ کالج کی مدد وظائف میں بابو رامیشور انفتی نے ۱۵ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ اس فیاضی کیلئے گورنمنٹ نے بابو صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ضلع جالندھر میں گوشت کی بارش } شام کے ۵ بجے موضع ڈھڈیال کے ایک کھیت میں تقریباً ایک گھماؤں کے دائرہ میں پندرہ سولہ جگہ آسمان سے گوشت کے لوتھڑے برسے بعد میں سخت آندھی آئی۔ ان گوشت کے ٹکڑوں کو کتا بھی نہیں کھاتا۔ لوگ اسکو آنیوالی مصیبت کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔

وفد خدام الحرمین کے صدر } سید حبیب صاحب ۱۶ مئی صبح بمبئی میل سے لاہور پہنچ گئے۔

جرمنی } کی وزارت ۱۲ مئی کو مستعفی ہو گئی۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

کرتے ہیں کہ جو رسول صلعم کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ تغابن۔ اور وہ پیر کی بعیت پر کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں آتا ہے ولیاءم شدا۔ اسی طرح سے آپ بھی قصہ حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہم السلام بعیت پیر پر چسپاں کرینگے۔ اور سجدہ تعظیمی پر قصہ برادران یوسف دکھلا دینگے کیوں نہ ہو کہ آپ بھی تو گدی نشین ہیں۔ اور حافظ جماعت علی شاہ کیطرح قرآن کے پورے ماہر ہیں۔ جناب والا دوبارہ عرض ہے کہ آپ۔ ان مسائل مذکورہ بالا کو حل فرما کر بندہ کو ممنون فرمائینگے تو آپکو انعام دیا جائیگا۔

دیگر احقر الناس کی طرف سے بھی پانچ ہی سوال برائے حل ارسال خدمت ہیں انپر بھی روشنی ڈالکر مشکور فرمائیں۔

(۱) کسی قبر پر دو تین لاکھ روپیہ خرچ کر کے تقریباً سو فٹ لمبا گنبد تیار کرانا اور سنگ مرمر کی منقش جالیدار پالکی قبر پر رکھنا قرآن وحدیث واقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے یا نہ؟ (۲) قبر پر سال بسال میلہ یعنی عرس کرانا اور مرد وعورت کا ایسے مجمع میں یکجا رہنا قرآن وحدیث واقوال ائمہ اربعہ سے اسکا کیا ثبوت ہے؟ (۳) کسی ہندو کے معبد شکستہ کو اپنے قبضہ میں کر لینا کونسی آیت وحدیث واقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے؟ (۴) ہزارہا مخلوق خدا سے

بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!

امراض مخصوصہ مردان وزنان کے معالج خصوصی
جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید
سے
علاج کرانے کیواسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں، کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر ملنے کا اعلان ہے
اس میں ایک خاص نئی بات کی گئی ہے
کہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرا دیویں وہ روپیہ جبتک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہینگی لیکن آپ کو چاہیے کہ۔
آپ کو یا آپکے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو رسالہ امراض مخصوصہ مردان طلب کریں۔ اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوالیں اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھ کر علاج شروع کرا دیں حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرا دیں یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرا دیا جاوے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق باری باری جو دوائی ۳۱ مئی کے بعد بھی جاتی رہے گی اس میں آپکو وہی رعایت ملیگی!
خط وکتابت وتار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور
المشتہر
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مومیائی
۷/ ۱۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۱۸؍ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قرآن شریف مترجم جلی قلم
بارہ مُہری
۱/

گیارہ خوبی والا
اگر ناپسند ہو تو بذریعہ وی پی واپس

مترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور حاشیہ پر موضح القرآن۔ ہدیہ مجلد چمڑہ ۱۲؍ مجلد پارچہ ۱۲؍ خوبیاں حسب ذیل ہیں (۱) ظاہری آداب (۲) قرآن شریف کی تلاوت کے فضائل (۳) قرآن مجید دیکھکر پڑھنے کے فضائل (۴) نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے فضائل (۵) قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے (۶) قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل (۷) قرآن مجید کا نقص اور اسکے فوائد اور حرفوں کی تعداد (۸) رموز اوقاف (۹) سوانح عمری رسول اللہ صلعم (۱۰) وہ مقامات کھلائے ہیں جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم اور نماز فاسد (۱۱) فہرست مطالب قرآن

پتہ | سید محمد میاں مطبع نظامی بلیماران دہلی

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری
دوا خوش کیف
۱۵/ ۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ایام میں دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ؍ ہرجہ واپس منگا لو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔ (نوٹ) ۳۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب کیجائے۔ قیمت ۱۵؍ محصول ۸؍

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ۱۲؍ محصول ۸؍

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

قابل دید کتابیں
۱/ ۱۵

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب۔ جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوا لیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات۔ قیمت عہ؍

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی، راستگوئی، راستبازی، اختلاف و اتفاق، سلوک و برتاؤ، محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت عہ؍ **نصائح امام غزالیؒ** قیمت ۸؍ (تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ — **خالد برادرس امرتسر**

معززشریف اور معقول پیشہ

کی ضرورت ہو تو
۱۵/
دارالعلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دارالعلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض موتیا وغیرہ کا اپریشن بھی سکھلایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دارالعلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو **تین سو روپیہ** ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دارالعلوم سری حضور مہاراجہ دھراج راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو "طبیب اکمل" کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے۔ داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ارکا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دارالعلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ
۹/ ۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ طلا ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جن کی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ۱۲؍

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

سلاجیت خالص آفتابی

۳۶/۵۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت واحتلام وجریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ نصف پاؤ ۵؎، پاؤ بھر ۱۰؎ نصف سیر ۱۹؎، ایک سیر پختہ ۳۵؎، مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی بدین خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دوا خانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے پتھری اور درد جوڑ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲۷ مئی ۲۶ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گوڑے گوڑے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گوڑے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷ مئی ۲۶ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور بخش لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اثبات التوحید

مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی

بجواب

کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن وحدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کر دئے ہیں۔ علمائے عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

خزینۃ المیراث اردو۔ مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۰۰ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلا کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہمارا دعوے ہے اور علماء اور وکلا کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت عہ

تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸؎

ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؎

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو معہ متن عربی

العقیدۃ الواسطیہ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۲؎ **الوصیۃ الصغرے** لفظ تقوے کی تفسیر ۲؎ **درجات الیقین** (تصوف) ۲؎ **زیارۃ قبور** زیارۃ قبور مسنونہ وبدعیہ میں امتیاز ۲؎ **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی مع متن (قیمت بلا جلد ۱۲؎ مجلد ۱۴؎)

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲؎

تاریخ الخلفا۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں نوسو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۲؎

تاریخ تبلیغ اسلام۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ واشاعت اسلام بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۷۲۵ لکھائی چھپائی بہت اعلٰے اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۲؎

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہؒ کی شاندار سوانحعمری اور آپ کی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی۔ قیمت ۱؎

مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲؎

لغات القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت ۱؎

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا۔ لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت ۸؎

فروع الایمان۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب وسنت سے۔ قیمت ۶؎

الفاروق۔ حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت ۲؎

تفسیر القرآن اردو۔ پارہ عم ۸؎ پارہ الٓمٓ ۸؎ مراد اسلام ۸؎

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲؎

حرز جان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸؎

جمال القرآن۔ چند روز میں بلا استاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۳؎۔ سفرنامہ روم وشام ۲؎ الغزالی ۲؎ گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب ۸؎ پتہ

منیجر کتبخانہ نیکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

حب مصطفائی

۱/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث
ی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے خلق خدا کو میں اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا
ں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے
ت دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جامہ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً
(۱) جریان و کثیر احتلام کے وہ سالہا مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی
سے فائدہ نہ ہو جیسے وہ اسکو استعمال کرکے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول و کثرت جریان و احتلام
قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض
ی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دو بھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً
سخت مرض جو بلا ہر و علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ
ں میں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس
کی پانچروپے (ہ عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ٹ: حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

صرف سترہ ہزار

۱/۱۲

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے
فروخت ہو چکے ہیں صرف
سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر
آپ دین و دنیا دونوں میں
نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے
جلدی خرید لیں۔ رعائتی
فہرست کتب، قواعد کمپنی، مصدقہ
بیلنس شیٹ مع رپورٹ کارکردگی
طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمٹیڈ
منڈی بہاؤالدین پنجاب

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۲/۸

...کو کاریگروں نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ باوجود ... کبھی
...ب پانچ روپیہ کی چوڑیاں ہوا کر ان کے مقابلہ میں رکھ دیجئے
...خوبصورت معلوم ہوتی ہیں ... کوئی بھی یکایک نہیں بتا سکتا
...سونے کی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں
...کاٹ و تپاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آ دیگا گورے
...ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز
...معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول ہی معلوم ہوتی ہیں
...مل گئیں تو عجب لہریہ سا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جاتیں
...قسم کی بیل پڑ جاتی ہے ان کو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں
...جنہیں خود عورتیں جو ماتھن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ
...تنگی کی ویسی چمک بھی منگواؤ۔ سب کی نظر اس پر نہ جمے تو بات
...چمک و رنگ ... ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ
...نمونہ کا یا تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔
...ناپ کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں (پتہ)
...اظہار الحسین سوداگر دوری بازار متھرا

عازمان بیت اللہ شریف کو

خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات حاجیوں کو جدہ
لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمٹیڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ
شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں۔
جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی
روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز
تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آرائش
مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام
موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی
کو اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور "ایس ایس
سلطانیہ" بتاریخ ۲۷ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ
ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر جائیگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

درجہ اول۔	یکطرفہ	بلا خوراک	۳۲۵	روپئے
درجہ دوم۔	〃	〃	۳۰۰	〃
درجہ سوم	〃	〃	۱۲۵	〃

ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے
کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق
کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ مبلغ ستر روپئے
ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے
حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی
آفس کھولا ہے۔

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری وا یجنٹ ۱۸
رامپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی
تار کا پتہ :- شوستری بمبئی یا کراچی۔

ahmadimuslim.de

جگتجیت بڑودا انجنئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا رنگروٹ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور [illegible] کو بھی [illegible] کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور حضور جلیل القدر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہٗ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و دیگر بانے کالج کی [illegible] سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔

پرنسپل

تحفۂ اہلحدیث

مفت

ہم ابھی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانح عمری مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اندر مسلمان کی خریداری قبول فرمائینگے مسلمان آپکا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (للعہ) اور خرچ ڈاک ملا کر بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا وی۔ پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ [illegible] رعایت بہت بڑی رعایت ہوگی جو موقعہ کو غنیمت جانیئے۔ سیرۃ النبی عہ حقیقت الاسلام عہ خطبات حسینی عہ فاروق اعظم عہ الوسیلہ ابن تیمیہ عہ فتنہ خلق قرآن عہ فلسفہ معجزہ عہ قصص الانبیاء عہ مجموعہ احادیث قدسیہ عہ اصطلاحات تجارت عہ ازواج امہات المومنین عہ تاریخ اسلام عہ حیات النبی عہ علم غیب عہ عشرہ کاملہ عہ اہلحدیث جنتری ۱۳۲۶ھ عہ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی عہ

(پتہ)

مینیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پیٹنٹ طلائی پر ماند سٹی گھڑی سنہری خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن پن اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بٹالہ۔ پنجاب

مفت

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک ہو کر سے چھپوا کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)

مینیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

جریان و احتلام کا تیر بہدف علاج

شافی

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

اور

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے۔ (علاوہ محصول)

مینیجر فردوس گنج۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور

نسیا منسیا

دردِ سر کی بخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ار محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ چار بکس ۸

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر ضلع ہوشیارپور

[illegible] وغیرہ سرداسیا ذات [illegible] - ورکا ولد بوٹا [illegible] ولد دیا گوپی ولد بیرو ذات [illegible] سکنہ رائے پور تھانہ اونہ۔ وزیرا کیمپ [illegible] پسران نانگو۔ دولہ۔ گوپی پسران نانگو۔ گھنیا ولد خیالی قوم باہتی سکنہ جنام تھانہ نورپور۔ منشا ولد تھصی ذات باہتی سکنہ مشی تھانہ نورپور۔ جنام۔ بابو ولد فقو۔ [illegible] ولد ونا ذات باہتی سکنہ موا تھانہ نورپور۔ بھوتیا ولد بلو۔ بابو ولد دیویا ذات باہتی سکنہ رائے پور تھانہ اونہ۔ بھولد گھنیا ذات برہمن سکنہ نورپور کلاں۔

دعوےٰ دخلیابی شترکہ نسبت موازی [illegible] کنال اراضی نصف حصہ بخمد [illegible] کنال واقعہ موا تھانہ نورپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۲۸ [illegible] مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کاروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۸ [illegible] جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیارپور

[illegible] ولد [illegible] ذات برہمن سکنہ انبوٹہ تھانہ دہت بنام [illegible] ولد [illegible] ذات [illegible] سکنہ انبوٹہ تھانہ دہت حالوارد خاص [illegible] ضلع [illegible] پیشہ دوکانداری

دعوےٰ ۱۱ [illegible] زر اصل معہ سود بروئے نوشت بہی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۱ [illegible] مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کاروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور [illegible] سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم